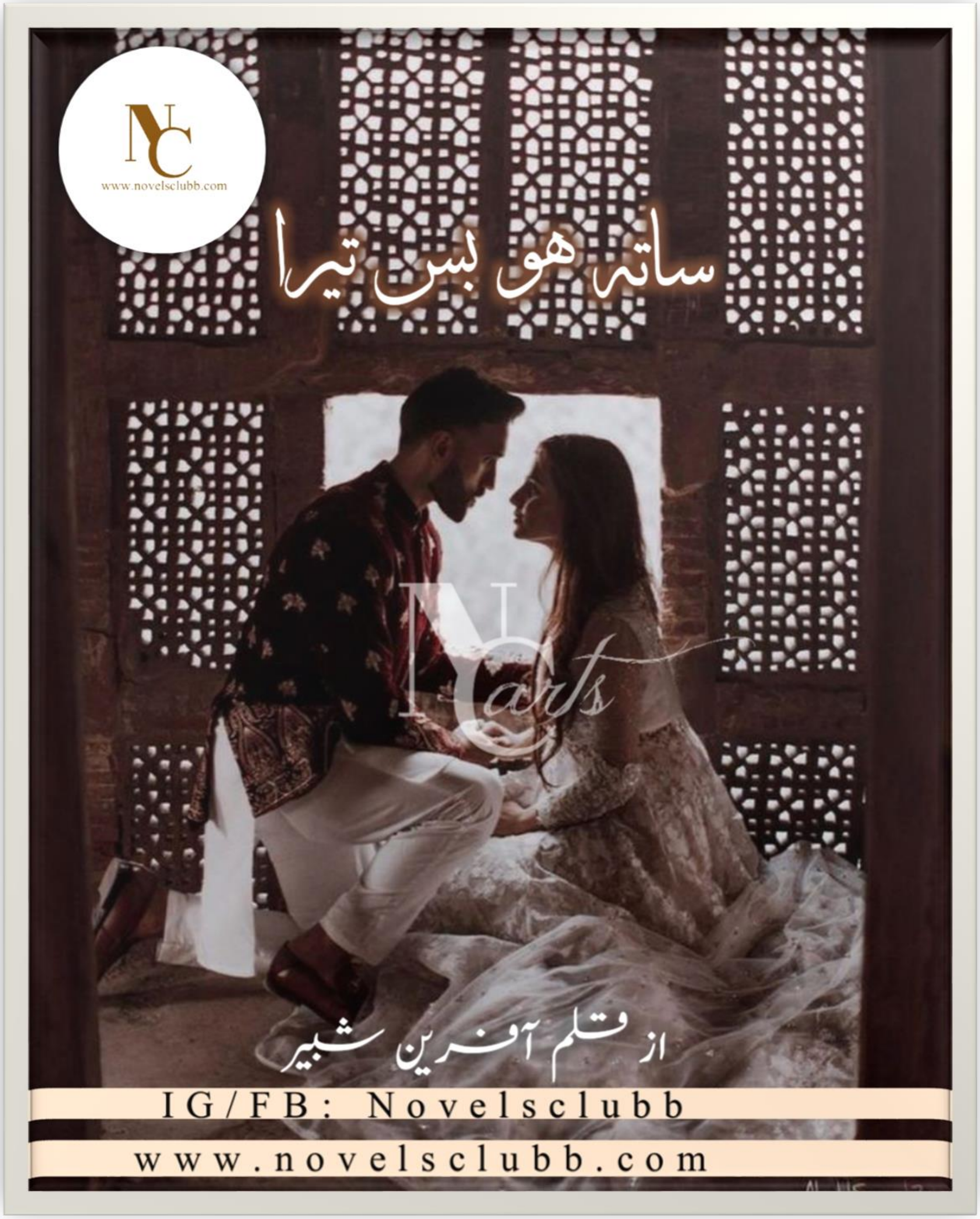
www.novelsclubb.com
ساتھ ہو بس تیرا
از قلم آفرین شبیر
IG/FB: Novelsclubb
www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ساتھ ہو بس تیرا

از قلم

آفرین شبیر

www.novelsclubb.com

کالی گہری رات میں وہ دو وجود بھاگتے اس لمبی سڑک کو عبور کرنے کی کوشش میں تھے۔۔۔۔بھاگتے دونوں کی سانسیں پھول چکی تھی۔۔۔ایک دوسرے کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ بس اِس جگہ سے نکل جانا چاہتے تھے۔۔۔بھاگتے بھاگتے ایک کا پاوں لڑکھراتا ہے جب کہ دوسرا اسے سہارا دیتا بِنا رو کے دوبارہ بھاگنے لگتا ہے وہ رک نہیں سکتے تھے ورنہ پکڑے جاتے۔۔۔۔۔

وہ نہیں جانتے تھے کہاں جائیں گے بس انھیں یہاں سے جانا تھا بہت دور، خوف اور پریشانی دونوں کہ چہرے سے صاف جھلک رہی تھی۔۔۔۔وہ کوئی سنسان سڑک نہیں تھی دو تین لوگ چلتے ان دونوں کا بھاگتا دیکھ دوبارہ سے اپنے سفر پہ چل پڑتے

۔۔۔۔

بس س س اب ب--ب

ایک روکتا ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے دوسرے کو بھی رکنا پڑتا ہے بھاگتے سانس دونوں کی پھول چکی تھی۔۔

ابھی ہم نہیں رک سکتے اٹھو۔۔۔

وہ اسے کھینچ کہ اٹھاتا ہے جو گھٹنوں کہ بل زمین پہ بیٹھ چکی تھی۔۔۔اسے اٹھا کہ دونوں لمبی سانس لیتے ہیں۔۔۔۔اور ایک نظر پیچھے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔جہاں ایک اور وجود بھاگتا ان تک آرہا ہوتا ہے۔۔۔۔دونوں کی آنکھیں چمکتی ہے اسے دیکھ کہ وہ ان دونوں کو دیکھ اپنی سپیڈ اور تیز کرتا ان تک آتا ایک کا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔۔اور پھر تینوں بھاگنے لگتے ہیں وہ بار بار موڑ کہ دیکھتے وہ بس اس جگہ سے نکل جانا چاہتے تھے۔۔۔۔

وہ کہاں جانا چاہتے تھے، یا کہاں جائیں گے انھیں کچھ نہیں پتا تھا۔بس وہ بھاگ رہے تھے۔۔۔کسی سے بچ کہ یا کسی کو مار کہ۔۔۔رات گہری سے گہری ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)

ٹھک ٹھکک

www.novelsclubb.com

اس وقت کلاس روم میں مکمل خاموشی تھی۔۔۔سامنے کرسی پہ سر اپنا لیکچر نوٹ کروا کہ اب ٹیسٹ چیک کر رہے تھے۔۔۔ساری کلاس خاموشی سے اپنا اگلا سبق یاد کر رہی تھی جب دروازے پہ نوک ہونے پہ سب دروازے کی طرف دیکھتے

ہیں۔۔۔

12 سال کی چھوٹی سی لڑکی سکول یونیفارم میں ایک چوٹیا اوپر کر کے باندھے لنچ بوکس کو سینے سے لگائے کھڑی تھی۔۔۔۔اسے دیکھ سر اپنی واچ میں وقت دیکھتے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔وہ لڑکی ہمیشہ بریک کہ وقت یہاں موجود ہوتی تھی۔۔۔اور اس کہ آنے پہ ہی سر کو پتا چلتا تھا کہ بریک ہو چکی ہے۔۔۔

کلاس کل سے pre 9th کی کلاس شروع ہو جائیں گی تو سب اپنی کتابیں پوری لے کہ آنا۔۔۔

اوکے سر۔۔۔

سب کلاس ایک زبان بولتیں ہیں سر باہر نکلنے سے پہلے اس لڑکی کہ سر پہ ہاتھ

پھیرتے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

اندر موجود سب لڑکے لڑکیاں بریک کہ لیے کلاس سے باہر نکلتے ہیں۔۔۔اور وہ اندر کسی کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔

کیسی ہو ہالے۔۔۔۔

وہ جو اندر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ایک لڑکا پاس سے گزارتا اسے سے حال چال پوچھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں ٹھیک ہوں۔۔۔

وہ مسکرا کہ کہتی اندر بڑھ جاتی ہے جہاں اسے اپنا مطلوبہ بندا نظر آ جاتا ہے آخری لائن میں 3ڈیسک پہ بیٹھا1615سال کا اسکا کزن جو ہاتھ ہلا کہ اسے اپنے پاس بلا

رہا ہوتا ہے۔۔۔۔وہ جلدی سے اس کہ پاس بیٹھتی اپنا لنچ بوکس اس کہ سامنے کرتی

ہے۔۔۔۔۔

جب وہاں موجود کلاس کی لڑکیاں انھیں دیکھ دبی دبی ہنسی ہنستے ہیں۔۔۔

حمزہ یہ تمھاری بہن اپنی کلاس میں کیوں لنچ نہیں کرتی۔۔۔

اس میں سے ایک لڑکی ایسے ہی اس سے پوچھ لیتی ہے۔۔۔جس پہ حمزہ بس خاموش سا اسے دیکھتا ہے۔۔۔جب کہ ہالے بول پڑتی ہے۔۔۔

یہ میرے بھائی نہیں ہیں میرے تایا ابو کہ بیٹے ہیں۔۔۔میرا بھائی تو ابھی آنے والا

ہے۔۔۔

وہ لڑکیاں سمجھ کہ سر ہلاتی ہے۔۔۔جب کہ حمزہ اسکا لنچ بوکس کھولتا
ہے۔۔۔۔اب وہ لڑکیاں حمزہ کو نہ بولتا دیکھ باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔وہ مغرور لڑکا
کلاس میں کسی سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔۔

ہالے تمھیں اپنی کلاس میں لنچ کرنا چاہیے اب۔۔۔اتنی بری ہو گی ہو کھانا سیکھ
لو۔۔۔

حمزہ نوالہ بنا کہ اس کی طرف کرتا ہے جسے وہ کھاتی ہے۔۔۔۔یہ اسکی بچپن کی
عادت تھی وہ کبھی خود کہ ہاتھ سے کھانا نہیں کھاتی تھی۔۔۔

میرا پیٹ نہیں بھرتا اپنے ہاتھ سے۔۔۔اور کلاس میں سب مجھے گھورتے۔۔
حمزہ افسوس ہی کرتا ہے۔۔گھر میں وہ اپنے امی ابو کہ ہاتھ سے کھاتی تھی اور سکول

میں اسکی ذمے داری حمزہ کی ہوتی تھی۔۔۔۔چاہیے پھر وہ کھانا کھلانا ہو یا کوئی اور مسلہ ہو سکول میں وہ اسے سمبھالتا تھا۔

کوشش تو کرنی چاہیے تمھیں عادت بن جائے گی۔۔۔۔

نہیں بنے گی۔۔۔۔مجھے ایسے ہی کھانا ہوتا ہے۔۔۔

وہ منہ بنا کہ کہتی ہے۔۔۔۔۔حمزہ ایک اور نوالہ اسے کھلاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

صرف 2 سال میرے رہ گئے ہیں پھر کیا کرو گی۔۔۔جب میں کالج چلا جاوں گا۔۔۔۔

حمزہ کی بات پہ۔وہ کچھ سوچتی ہے۔۔۔۔

پھر میں اپنے بھائی کہ ساتھ لنچ کیا کروں گی۔۔۔

وہ اپنے 2 مہینے بعد آنے والے بھائی کا ذکر کرتی ہے۔۔۔ حمزہ ایک نوالہ اسے کھلاتا ہے۔۔۔۔اس کہ پاس اپنا دِفع کرنے کہ لیے جواب ہوتا تھا۔۔۔۔

یہاں دیکھو سب ہنستے ہیں تم ۔پہ۔۔۔۔

حمزہ ایک اور کوشش کرتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی بھی تو نہیں ہنستا۔۔۔

وہ چاروں طرف کمرے میں دیکھتی ہے۔۔۔ جہاں صرف ایک لڑکی بیٹھی پڑھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

یہ نہیں۔۔وہ۔۔

آپ مجھے کھانا کھلادیں نہ مجھے ٹیسٹ بھی دینا ہے۔۔۔۔

وہ منہ بسورتی بولتی ہے حمزہ گہری سانس کھینچ کہ رہ جاتا ہے۔۔۔وہ جانتا تھا اب وہ کچھ بولا تو وہ چیڑ جائے گی۔۔۔وہ۔ایسی ہی تھی نکچری،ضدی جہاں کہیں اپنی مرضی کہ خلاف کچھ ہوا تو وہ ضد میں آجاتی تھی۔۔۔سب کے لاڈ پیار نہ اسے بگاڑ اتھا۔اور اس لاڈ پیار میں ایک حمزہ بھی شامل تھا۔۔۔۔اسکی بھی وہ ایک ہی تو کزن تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ۔اسے کھلاتا ساتھ خود بھی سینڈوچ کھاتا ہے۔۔۔ایک نوالہ اسے کھلاتا ہے ایک بائٹ خود کھاتا ہے۔۔۔۔

کچھ وقت تک سب کلاس میں واپس آتے ہیں۔۔۔اور وہ پین سے اپنے ہاتھ پہ اپنا

نام لکھتی کھانا کھا رہی تھی کھانا ختم کرتے حمزہ بوکس بند کرتا اسے پانی کی بوتل دیتا ہے۔۔۔۔ جس سے وہ گٹا گٹ پانی پیتی ہے پھر اسی بوتل سے حمزہ پانی پیتا ہے۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھی لڑکیاں لڑکے بس ان دونوں کو دیکھ رہیں تھے۔۔۔ حمزہ وہاں کسی سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔اپنی کلاس میں وہ مغرور مشہور تھا۔۔۔۔ لیکن اپنی کزن کے ساتھ وہ بلکل مغرور نہیں لگتا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو اب جاو۔۔۔

وہ اب کھری ہوتی ہے۔۔۔۔ حمزہ اس کہ کپرے جھارتا ہے اور اسکی پٹی سہی کرتا ہے اسکا بوکس اسے پکڑاتا ہے وہ جلدی سے اپنی کلاس میں بھاگتی ہے کیونکہ بیل ہونے لگی تھی۔۔۔۔

اور ان کی ٹیچر کلاس میں آگی تھی۔۔۔

ꈍ♥‿♥ꈍꈍ♥‿♥ꈍꈍ♥‿♥ꈍꈍ♥‿♥ꈍ

مما، بری امی۔۔۔ہم آگئے۔۔۔۔

وہ گھر میں داخل ہوتے ساتھ ہی زور سے دونوں ماوں کو پکارتی ہے۔۔۔۔۔

لو آگئے۔۔

www.novelsclubb.com

شگفتہ اور سامیہ بیگم جو کب سے ڈرایور کو کال کر رہی تھی۔۔۔۔سامنے سے آتی

ہالے کی آواز پہ ان کی جان میں جان آتی ہے۔۔۔

کہاں رہ گئے تھے دونوں۔۔۔۔

وہ حمزہ کو اندر آتا دیکھ زرا گھبرائی سی بولتی ہے۔۔۔

مما جی، حمزہ کو کتاب لینی تھی تو وہی وقت لگ گیا۔۔۔

وہ جلدی سے صوفے پہ اپنی تائی امی کہ پاس بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

اپنا بھی بتاو نہ جو آئسکریم کھانے رکی تھی۔۔۔۔وہاں 30 منٹ ضائع کیے۔۔۔۔

حمزہ بھی اس کی بات بتاتا ہے جو کار میں کہ رہا تھا نہیں بتائے گا۔۔۔۔ہالے ایک دم سیدھی ہوتی ہے۔۔۔۔حمزہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا چچی مجھے جلدی سے کھانا دے دیں۔۔مجھے اکیڈمی کہ لیے نکلنا ہے پھر ۔۔۔۔میں تیار ہو کہ آتا ہوں۔۔۔

حمزہ بیگ کندھے پہ لاتا ایک نظر ہالے کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جواب اسکی ہی ماں سے لاڈ اٹھوا رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اوپر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

خان ویلا، جہاں دلاور خان کے 2 بیٹے. اسمعیل خان اور ابراہیم خان رہتے تھے۔۔۔۔دلاور خان نے اپنے باپ کے چھوٹے سے کاروبار کو کافی انچائی پہ لے کہ گئے جوان کے والد نہ کر سکے وہ انھوں نے کر دیکھایا تھا۔۔۔۔دلاور خان کہ وفات کہ بعد وہ کاروباران کہ دونوں بیٹے اسمعیل اور ابراہیم نے سمبھالا۔۔۔۔ابراہیم برے بیٹے تھے جن کا ایک ہی بیٹا تھا۔۔۔حمزہ ابراہیم خان۔۔۔اور اسماعیل کی ایک ہی بیٹی ہالے اسماعیل خان تھی اور اب ایک اور اولاد آنے والی تھی۔۔۔وہ ایک اچھی اور خاشحال زندگی گزار رہے تھے دونوں بھائیوں میں بہت محبت تھی اور ان کی بیویوں میں بھی کافی اتفاق تھا۔۔۔

ꈍ♥‿♥ꈍꈍ♥‿♥ꈍꈍ♥‿♥ꈍꈍ♥‿♥ꈍ

پاپا آ گئے پاپا آ گئے۔۔۔۔

ہالے خوشی سے سامنے سے آتے اسماعیل صاحب کو دیکھ خوشی سے بولتی ہے۔۔۔اسماعیل اسے اپنے سینے سے لگاتے ہیں۔۔۔ہاتھ میں پکڑے بیکٹ کو شگفتہ کی طرف بڑھاتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے برے پاپا سے نہیں ملو گی۔۔

ابراہیم صاحب اسے پکارتے ہے وہ جلدی سے ان کہ سینے سے لگتی ہے۔۔۔

میں اپنی بیٹی کہ لیے پتا ہے کیا لایا ہوں۔۔۔۔

وہ اسے سینے سے لگائے کان میں سرگوشی کرتے ہیں اور ہالے مسکراتی ان کہ ہاتھ کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔ان کہ ہاتھ میں آئسکریم کا کپ ہوتا ہے۔۔۔۔

بڑے پاپا۔

وہ خوشی سے انھیں پکارتی ہے۔۔۔

جاو جلدی سے لے کہ اوپر جاو ورنہ تمھاری مما نے نہیں کھانے دینا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دوبارہ سرگوشی کرتے ہیں۔۔۔ہالے خوشی سے کپ پکڑتی اوپر بھاگتی ہے۔۔۔۔۔

ہالے کہاں جا رہی ہو آو کھانا لا گانے لگی ہوں۔۔۔

شگفتہ اسے اوپر جاتا دیکھ بولتی ہے۔۔۔ لیکن وہ بنا سنے اوپر چلی جاتی ہے۔۔۔۔ابراہیم ہنستے ہیں۔۔۔۔

بھابھی وہ ابھی آجائے گی آپ کھانا لگائیں۔۔۔

اسماعیل اپنے برے بھائی کو دیکھتے مسکراہٹ دباتے ہیں۔۔۔۔

حمزہ بھی اترتا نیچے آتا اپنے پاپا اور چچا کو سلام کرتا ہے۔۔۔اور دونوں خواتین کچن میں چلی جاتی ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور حمزہ کیسی جا رہی پڑھائی۔۔۔

اچھی۔۔۔

اسماعیل کہ سوال پہ وہ انھیں جواب دیتا ہے۔۔۔

پاپا میں نے بائیو کی جگہ کمپیوٹر سائنس رکھا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے فیصلے سے باپ کو آگاہ کرتا ہے۔۔۔۔

پڑھنا تم نے ہے۔۔۔۔جو تمھیں لگتا ہے کہ تم پڑھ سکتے ہو پڑھو۔۔۔

وہ خوش اخلاقی سے بولتے ہیں۔۔۔جب ہالے دھم دھم کرتی سیڑیوں سے نیچے آتی اپنے پاپا کہ ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

کھا آئی آسکریم۔۔۔

اسماعیل کہ پوچھنے پہ ہالے ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

ویسے تمھارے کیا گول ہیں۔۔۔

اسماعیل ہالے کو سینے سے لگاتے حمزہ سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں سوفٹ ویئر انجینیر بننا چاہتا ہوں۔۔

بہت اچھے۔۔۔مجھے امید ہے تم ضرور اپنا گول اچیو کر و گئے۔۔

اسماعیل کہ حوصلہ دینے پہ وہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔

پاپا۔۔حمزہ کے چہرے پہ بال آرہے ہیں بلکل آپ کی طرح اب حمزہ بڑا ہو رہا ہے۔۔۔۔

ہالے حمزہ کہ چہرے پہ آئی ہلکی سی ڈارھی دیکھ اسماعیل سے پوچھتی ہے اور وہ دونوں ہنس پڑتے ہیں جب کہ حمزہ اپنے داڑھی کو ہاتھ لگاتا ہے۔۔۔۔

ہاں بیٹا وہ برا ہو گیا ہے۔۔۔32 سال میں تم دیکھنا وہ اور برا ہو جائے گا۔۔۔۔

ابراہیم محبت سے اپنے بیٹے کو دیکھ کہ کہتے ہیں۔۔۔۔ سفید رنگت، کھری مغرور ناک، ڈارک براون بال جو کہ ہلکے سے کرل تھے۔۔۔ چہرے پہ آرہی ہلکی موچھ ڈارھی اس کی خوبصورتی میں چار چاند لاگا رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ سے کم گو تھا، اسکی بات اپنے زیادہ ترکزن میں صرف ہالے سے تھی شاید وہ بچپن سے اس کہ ساتھ تھی اس لیے۔۔۔۔ وہ اسکا بہت خیال رکھاتا تھا۔۔۔ غصے اسے نہیں آتا تھا یا اس کو کبھی غصہ کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی وہ ایک سویٹ فیملی تھے۔۔۔۔۔ جو ایک حادثے کا شکار ہونے والے تھے جہاں ان دونوں کی زندگی بدل جانی تھی۔۔۔۔

آجائیں کھانا لگ گیا ہے۔۔۔۔

سمیعہ کی آواز پہ سب اٹھ جاتے ہیں۔۔۔

ﻻ

مما میرا ناشتہ لے آئیں دیر ہو رہی۔۔۔

حمزہ اپنا بیگ رکھتا سمیعہ کو آواز لگاتا ہے۔۔۔ہالے بھی کرسی پہ بیٹھی تھی۔۔۔اور شگفتہ اسکی چوٹیاں باندھ رہی تھی۔۔۔سب ہی ناشتہ کہ لیے موجود تھے۔۔۔

جب ابراہیم کا موبائل بجتا ہے۔۔۔وہ اہم کال دیکھ کال اٹھاتا سائڈ پہ چلا جاتا ہے۔۔۔سمیعہ ناشتہ حمزہ کہ سامنے رکھتی ہے اور ہالے کہ سامنے دودھ کا گلاس رکھتی ہے۔۔۔۔

ابراہیم جو کال سننے گئے تھے خوشی سے چمکتے چہرے کہ۔ساتھ واپس آتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسماعیل یار ہمارا پروجیکٹ سیلیکٹ ہو گیا۔۔۔۔

اسماعیل ان کی بات پہ خوش ہو جاتے ہیں۔۔۔

یہ وہ ہے پروجیکٹ ہے نہ۔ جس پہ آپ دونوں پچھلے 2 مہینوں سے لگے ہیں۔۔۔

شگفتہ اپنی کرسی سمبھالتی پوچھتی ہے۔۔۔ابراہیم مسکراتے ہاں میں سر ہلا دیتے ہیں۔۔

وہ 2 مہینے سے ایک کونٹریکٹ لینے کہ لیے کوشش میں تھے آج وہ انھیں مل گیا تھا۔۔۔انھیں خوش دیکھ باقی سب بھی مسکراتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر پاپا آپ دونوں کو ہمیں ٹریٹ دینی چاہیے۔۔۔۔

حمزہ ناشتہ کرتا بولتا ہے۔۔۔

ہاں ہاں ضرور۔۔۔رات کو ہم سب کھانا باہر کھائیں گے۔۔۔سب تیار رہنا۔۔۔

یس بہت مزا آئے گا۔۔۔۔

ہالے جو نیند میں تھی ٹریٹ پہ خوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو ہالے اٹھ جاو اب۔۔۔۔

حمزہ اپنا بیگ لیتا اسے کہتا ہے وہ اپنا لنچ بوکس لیتی سب کو سلام کرتی اس کہ پیچھے بھاگتی ہے۔۔۔۔

ﾒ♥‿♥ﾒﾒ♥‿♥ﾒﾒ♥‿♥ﾒﾒ♥‿♥ ﾒ

وہ سب کراچی کہ ہوٹل میں تھے کھانا آڈر کر دیا گیا تھا۔۔ہالے موبائل میں لگی تھی باقی سب اپنی باتوں میں تھے حمزہ باہر لوگوں کی چہل پہل دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

چچی یہ بے بی کب آئے گا مجھے بہت انتظار ہے اسکا۔۔

حمزہ شگفتہ کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس 21 مہینے انتظار کرلو۔۔۔کل سے ہم شوپینگ سٹارٹ کریں گے اسکی تم میری ہیلپ کروگے۔۔۔

اسکے ماتھے سے بال ہٹا کہ پوچھنے پہ حمزہ سرہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔

جی بلکل۔۔۔اب میں کار ڈرائیو کرنا بھی سیکھ رہا ہوں۔۔۔۔ پھر میں آپ دونوں کو لے جایا کروں گا۔۔۔۔۔

ہاں یہ تو اچھا ہو جائے گا۔۔۔۔

شگفتہ اسکی بات پہ اسکا حوصلہ بڑھاتی ہے۔۔۔۔

خوشگوار محول میں کھانا کھانے کہ بعد وہ لوگ گھر کہ لیے نکلتے ہیں اس بات سے انجان کہ یہ ان سب کا ساتھ آخری کھانا تھا۔۔۔۔

وہ ریسٹورینٹ سے باہر آتے ہیں۔۔۔وہ سب ایک ہی کار میں آئے تھے۔۔۔۔ پیچھے حمزہ اسکے ساتھ شگفتہ اور اسکے ساتھ سمیعہ، ہالے کو گود میں

بیٹھائے ہوئے تھی۔۔۔آگے اسماعیل اور ابراہیم کار چلا رہے تھے۔۔۔۔

رات کافی ہو گئی تھے خالی سڑک دیکھ حمزہ اپنے باپ کا کندھا ہلاتا ہے۔۔۔۔

پاپا یہاں مجھے ڈرائیو کرنے دیں۔۔خالی سڑک ہے۔۔۔۔۔

وہ التجا کرتا ہے اسے یہ ایکسپیرینس بھی کرنا تھا وہ ڈرائیور سے روز کار چلانا سیکھتا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کہتے ہو اسماعیل دے دوں۔۔۔

ابراہیم اپنے بھائی سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔جس پہ وہ مسکراتے کندھے اچکا جاتے ہیں۔۔۔

چاچو پاپا پلیززززز۔۔۔

اسکے دوبارہ التجا کرنے پہ سب مسکراتے ہیں۔۔۔۔

چلو آجاو آگے۔۔۔۔

ہالے بھی ان سب کو دیکھ رہی تھی سفر لمبا تھا وہ حمزہ کو ڈرایونگ سیٹ پہ بیٹھتا دیکھ کان میں ہینڈ فری لگاتی ہے اب وہ گیم کھیلنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ حمزہ آگے آتا خوش ہو جاتا ہے۔۔۔۔

اسماعیل اسے گائیڈ کرتا ہے اور وہ کار چلاتا ہے۔۔۔۔ سب اسکی ڈرایونگ کو سہراتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

واہ چیمپ تم تو اچھی خاصی سیکھ گئے ہو۔۔۔۔

ابراہیم کہ بولتے وہ مسکراتا ان کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔کار آگے بڑھاتا ہے۔۔۔ابھی کار تھوڑا ہی آگے گئی تھے جب سب کہ چہرے پہ ایک۔ساتھ خوف آتا ہے۔۔۔۔

حمزہ ہہہ۔۔بریک لگاو۔۔۔

اسماعیل سامنے سے آتی گاڑی کو دیکھتے ہیں۔۔۔جو ساری جگہ چھوڑ ان کی کار کہ سامنے ہی آرہی تھی۔۔۔حمزہ اس حال میں گھبرا جاتا ہے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم۔ہو جاتی ہے۔۔۔وہ کار اسکے قریب سے گزار کہ چلی جاتی ہے اسماعیل سٹیرینگ سمبھالتا ہے۔۔۔۔۔

گاڑی لڑکھرا جاتی ہے سب ایک دوسرے کہ ساتھ لگتے ہیں۔۔۔ہالے ہلتی سامنے

دیکھتی ہے۔۔۔۔جہاں حمزہ کار سمبھالنے کی کوشش میں ہوتا ہے۔۔۔اسماعیل بھی ساتھ دے رہا ہوتا ہے وہ پریشان ہوتی اپنی مما ہو دیکھتی ہے جو سب دعا کرنے میں لگے ہوتے ہیں۔۔۔۔ہالے کا موبائل نیچے گر جاتا ہے۔۔۔۔

وہ سب کار سمبھال کہ ابھی گہری سانس لیتے ہی ہیں جب اسماعیل کی طرف سے ایک ٹرک آتا دیکھائی دیتا ہے۔۔۔کار کو ٹرک ہٹ کرتا دور اچھال دیتا ہے۔۔۔۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا۔۔سمعیہ جلدی سے ہالے کو اپنی آغوش میں لیتی ہے اور ابرہیم اور اسماعیل دونوں حمزہ کو کوار کرتے ہیں۔۔۔
انھیں اپنی جان سے عزیز بچوں کی جان تھی۔۔۔کار دور اچھل کہ الٹ جاتی ہے۔۔۔۔جب کار سے چینخوں کی آوازیں آتی ہے۔۔۔۔۔

شگفتہ کہ چینخ بلند ہوتی ہے وہ۔۔۔باقی سب ساکت ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔کار الٹتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہی شیشے چکنا چور ہوتے سب کہ سر اور کمر میں دھانس جاتے ہیں۔۔۔ہالے اور حمزہ جوان کہ نیچے تھے ہلکی پھلکی دب پڑتی ہے۔۔۔۔۔۔

سارے جگہ خاموشی چھا جاتی ہے۔۔۔ایسے جیسے کچھ ہوا نہیں۔۔خوفناک سناٹا

پاپا۔۔۔۔

حمزہ کی آواز اس خاموشی کو توڑتی ہے۔۔۔۔وہ دبی سی آواز میں انھیں پکارتا ہے۔۔۔لیکن ان کہ وجود میں کوئی حرکت نہیں ہوتی۔۔۔

مما مما

وہ رونے لگ جاتا ہے وہ کار میں الٹ چکے تھے۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہالے ۔۔۔ حمززززہہہہ

ان سب میں اسماعیل کی آواز آتی ہے۔۔۔۔ حمزہ اسماعیل کک آغوش میں چھپ گیا تھا ابراہیم جو دونوں کہ اوپر تھے کانچ سر میں لگنے سے دم توڑ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

ان کہ۔ ساتھ بیٹھی شگفتہ بھی اپنی سانسیں روک چکی تھی۔۔۔۔ سمیعہ کو جوا گے کی سیٹ پہ سر لگنے سے گردن ایک طرف لڑھک گئ تھی۔۔۔۔اس کار میں جہاں پہلے سب مسکرا رہے تھے اب وہاں 3 وجود اس دنیا سے رخصت ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔

حمزہ۔۔۔۔ حمزہ۔۔۔

اسماعیل اپنی ہاتھ سے اس کہ ہاتھ پہ تھپکتے ہیں۔۔۔۔ وہ جو ڈر سے ہوش کھو بیٹھا تھا

ایک دم جاگتا ہے۔۔۔۔

چچو۔۔۔پاپا۔۔۔

وہ۔دونوں کو پکارتا ہے۔۔۔اسماعیل کہ گردن میں شیشے لگے تھے۔۔۔۔وہ اپنی

ہلکی چلتی سانسوں سے حمزہ کو دیکھتے ہیں

حمزہ کار کا دروازہ کھولو باہر نکلو میری ہالے کا خیال رکھنا۔۔۔۔

اسماعیل رک رک کہ بولتے ہیں۔۔۔۔حمزہ ہاتھ بڑھا کہ دروازہ کھولتا ہے۔۔۔۔وہ

اس وقت سب کو بچانا چاہتا تھا۔۔۔۔

پاپا اٹھیں پاپا۔۔۔۔

حمزہ ابراہیم صاحب کو ہلاتا ہے لیکن وہ بے جان ہوتے ہیں۔۔۔اسماعیل کے بے بسی سے ان کہ آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں اپنے بھائی کو مرا دیکھ باقی اپنی بیوی کو دیکھ وہ واقعی رو پڑتے ہیں۔۔۔ نظر ہالے پہ جاتی ہے وہ بے ہوش ہو گئ تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسماعیل کی گردن ہلنے سے انکار تھی دل کے مقام پہ بھی ایک کینچ لا گا تھا۔۔۔۔وہ بس آخری سانسیں لے رہے تھے۔۔۔۔

حمزہ باہر نکلتا اپنے چچو کو ہاتھ دیتا ہے۔۔۔

چچو آجائیں۔۔۔

وہ گھبرایا سا رو بھی رہا تھا۔۔۔اچانک سے سب ختم ہو رہا تھا ابراہیم۔صاحب کو مرتا

دیکھ وہ اپنے چچو کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔۔

ہالللے.اسے نکالو حمزہ میرری ہالے اسکی حفاظت تمھارے ذمے ہے۔۔۔اس کا خیال رکھنا۔۔۔۔

نہیں چچو آپ آئیں اسے بھی نکال۔لیتے ہیں پلیز مجھے اکیلے نہیں چھوڑیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ان کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔۔۔۔

حمزہ جاو ہالے کو نکالو۔۔۔۔پلیززز جاو۔۔۔۔جاووو

اسے وہی روتا دیکھ اسماعیل اسے سختی سے کہتے ہیں۔۔۔۔وہ جلدی سے پیچھے ہالے کہ پاس آتا ہے۔۔۔۔۔وہاں اپنی چچی اور ماں کو مردہ دیکھ تڑپ جاتا ہے۔۔۔۔ماتم کرتا انھیں دیکھ روتا ہے۔۔۔۔۔انھیں پیچھے کرتا وہ ہالے کو نکالتا اسے ٹولتا

ہے۔۔۔۔

اسے ہلکی پھلکی چوٹیں آئی تھی۔۔۔وہ۔اسکا چہرہ تھپکتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہالے اٹھو ہالے ے ے

وہ۔اسے جھنجھوڑتا ہے۔۔۔لیکن وہ اٹھتی نہیں ہے۔۔۔اسکی ناک کہ سامنے انگلی رکھتے وہ اسکی سانس چیک کرتا ہے جو اسکے زندہ ہونے کا پتا دیتی ہے وہ ایک نظر اپنی ماں اور چچی کو دیکھتا دوبارہ اسماعیل کی طرف آتا ہے۔۔۔۔۔

چاچو۔۔۔چاچو۔۔۔

اسکے پکارنے پہ وہ ہلکی سی آنکھ کھولتے ہیں۔۔۔اور اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہیں۔۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پولیس ایمبولینس بولاو۔۔۔میری ہالے

وہ بہت مشکل سے الفاظ ادا کرتے ہیں۔۔۔دل بس رکنے لاگا تھا سانس اکھڑ رہی تھی۔۔۔

وہ زندہ۔ہے۔۔پچو آپ نہیں چھوڑیں ہمیں ہم اکیلے ہو جائیں.گے۔۔۔۔

تم نے ہالے کا خیال رکھنا ہے۔۔۔

وہ انکی بند آنکھوں کو دیکھ رو پڑتا ہے۔۔۔بیچ سڑک پہ صرف وہی دھاڑیں مار کہ رو رہا تھا۔۔۔پوری سڑک خالی تھی۔۔۔ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھتا ہے لیکن کچھ سمجھ نہیں آتے خالی دماغ سے وہ۔اپنے سامنے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہا تھا جو ایک جھٹکے میں اس بھری دنیا میں اکیلا چھوڑ کہ چلے گئے تھے۔۔۔۔

جب 2 کار وہاں آ کے رکتی ہے۔۔۔ وہ شاید کوئی فیملی تھی۔۔۔ اس ایکسیڈینٹ کو دیکھ رکے تھے۔۔۔ وہ جلدی سے اس کہ پاس آتے ہیں۔۔۔ ایمبولینس اور پولیس کو کال کرتے ہیں۔۔۔

اسے نہیں پتا تھا کون آرہا ہے کون اسے بولا رہا ہے وہ صرف روئے جارہا تھا۔۔۔ وہاں آئی فیملی ہی انھیں ہسپتال لے کہ گئی تھی اور پولیس کو بھی فون کر چکی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

وہ لوگ گھر آچکے تھے۔۔ گھر کہ چار فرد کو مردہ حالت میں دیکھ آس پاس کے لوگ بھی جمع ہو گئے تھے۔۔۔ حمزہ نے کال کر کہ اپنے دونوں ماموں کو بھی بلا لیا

تھا۔۔۔۔۔

ہالے حمزہ کی مائیں بہنیں تھی اس لیے ان دونوں کہ صرف 2 ہی ماموں تھے۔۔۔ جنھوں نے آتے ہی سب سمبھال لیا تھا۔۔۔۔

ہالے ایک کونے میں رو رہی تھی ہاتھ اور سر پہ بینڈ یج ہوئی تھی۔۔۔ سب عورتیں اسے باری باری پیار کرتی وہ بس روتے اپنے سامنے رکھی میت دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ ایک پل میں وہ اپنا سب لوٹا چکی تھی۔۔۔

کیسی قیامت آگئی بچوں پہ۔۔۔ ابھی کونسی عمر ہے دونوں کی جو سب ہی تنہا کر گئے۔۔۔

ایک عورت ہالے کو پیار کرتے بولتی ہے۔۔۔

وقت کا کوئی پتا چلتا ہے ایک پل میں ہنستا بستا گھر اجڑ گیا۔۔۔ باہر حمزہ بتا رہا تھا کہ گاڑی وہ چلا رہا تھا۔۔۔ بھلا کیا ضرورت تھی بچے کو کار چلانے دینے کی۔۔۔۔ جان ہی گوا بیٹھے۔۔۔

ہالے ان کی باتیں سنتے ایک دم چہرہ اٹھاتی حمزہ کو دیکھتی ہے جو اپنے ماموں کہ کندھے پہ سر رکھے رو رہا تھا۔۔اور وہ اسے تسلی دے رہے تھے۔۔۔۔

وہ عورتیں نہیں جانتی تھی کہ جانے انجانے وہ ہالے کہ دل میں حمزہ کہ لیے نفرت کا ایک چھوٹا سا بیج بو چکی تھی۔۔۔۔ وہ اپنی باتیں کرنے لگ جاتی ہے اور ہالے کی نظر حمزہ پہ ٹک جاتی ہے۔۔۔۔ سب یاد آتا ہے اسے اسکا کار کہ لیے ضد کرنا کار چلانا

،کار کا لڑکھرانا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو اب اجازت دو ہمیں حمزہ۔۔۔۔

وہاں موجود محلے کا مولوی حمزہ سے بولتا ہے وہ تڑپ جاتا ہے۔۔۔رو پڑتا۔۔۔۔

نہیں میرے مما پاپا کہیں نہیں جائیں گے۔۔۔۔۔

ہالے ایک دم اٹھتی ہے۔۔حمزہ بے بسی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔اور سب کو اجازت دیتا خود بھی انھیں کندھا دیتا ہے۔۔۔۔وہ ایک تھا اور میت چار۔۔۔وہ سب کو کندھا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔وہ وقفے وقفے سے سب کو کندھا دیتا قبرستان تک لے جاتا ہے۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آخری مٹی ڈالتے وہ ان کہ پاس بیٹھتا ہے پھر اسے سمجھا کہ اسکے ماموا سے ساتھ لے آتے ہیں۔۔۔

گھر آتے ہی اس کی نظر وہی روتی ہالے پہ جاتی ہے۔۔۔وہ قدم اٹھاتا اس کہ پاس اتا پنچوں کہ بل اس کہ پاس بیٹھ جاتا ہے۔۔۔اس کہ بیٹھنے پہ ہالے سر اٹھاتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔رونے سے آنکھیں سوج گئی تھی۔۔۔بکھرے بال ماتھے پہ پٹی بندھی تھی۔۔۔حمزہ اسکی حالت دیکھ افسردہ ہو جاتا ہے

www.novelsclubb.com

اب وہ واپس نہیں آئیں گے نہ۔۔۔وہ چلے گئے ہیں نہ۔۔۔اب میں پاپا سے بات نہیں کر سکوں گی۔۔۔مما کہ ڈانٹ نہیں سن سکوں گی۔۔۔میرے لیے آئسکریم کون لائے گا۔۔۔مجھے کھانا کون کھلائے گا۔۔۔۔

وہ آنسو سے تر چہرے سے بولتی حمزہ کا دل مٹھی میں جکڑ لیتی ہے۔۔۔۔حمزہ کی آنکھیں بھی برس جاتی ہے۔۔۔وہ بہت اکیلا ہو گیا تھا لیکن ایک تسلی تھی ہالے اسکے ساتھ تھی۔۔۔

آپ کیوں رو رہے ہو۔۔۔۔

وہ اسکے آنسو دیکھ پوچھتی ہے۔۔

آپ نے ہی تو مارا ہے انھیں۔۔۔آپ کی ضد نے۔۔۔آپ قاتل ہو میرے مما پاپا کہ تایا ابو کہ تائی امی کہ۔۔۔آپ قاتل ہو نفرت ہے مجھے آپ سے کیوں مار دیا آپ نے کیوں۔۔۔۔

وہ ایک دم چینختی حمزہ کہ کندھے پہ تھپڑوں کی برسات کر دیتی ہے اور حمزہ ساکت

www.novelsclubb.com

ہوتا ہے۔۔۔وہاں موجود سب ہی حیرت سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔

میں آپ کو جیل بھیجواؤں گی آپ نے مارا ہے میرے فیملی کو خونی ہو قاتل ہو۔۔۔۔

وہ ایک موکا اس کہ سینے پہ مارتی چلاتی ہے۔۔اور حمزہ جم جاتا ہے وہ اسے قاتل سمجھ رہی تھی۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔اسے نہیں پتا تھا کہ یہ ایکسیڈینٹ نہیں تھا قتل تھا لیکن قتل کرنے والا وہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ہاں اسے نہیں پتا تھا وہ توانجان تھی یہ راز تو صرف وہ جانتا تھا۔۔۔کہ وہاں ہوا ایکسیڈینٹ

"ہوا نہیں تھا، کروایا گیا تھا"

وہ اسکے ہر الزام کو سنتا ہے۔۔۔جو چلا چلا کہ۔اسے قاتل کہ رہی تھی اپنی نفرت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔

اُس قبر میں صرف چار لوگ نہیں گئے 5 گئے ہیں حمزہ۔۔۔ایک میرا بھائی بھی تھا جو آپ کی ضد کی وجہ سے اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی چلا گیا۔۔۔۔

وہ چلاتی اسے دیکھتی ہے۔۔ حمزہ کو اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت، بے اعتباری، غصہ کیا کچھ نہیں نظر آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ حمزہ کا دماغ سن سا ہو جاتا ہے اچانک اسے وہاں سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ایک رشتہ بچا اسکے پاس وہ بھی نفرت کا داویدار۔۔۔۔بنا کچھ کہے وہ وہاں سے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔سب ہالے کو سمبھالتے ہیں۔۔۔۔

اسے اسکے کمرے میں لے جایا جاتا ہے۔۔۔۔ نعمان ماموحمزہ کہ پیچھے بھاگتے ہیں۔۔۔۔

حمزہ رکو۔۔۔ کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔

وہ حمزہ کا ہاتھ پکڑتے ہیں۔۔۔۔ جسے وہ جھٹکتا دور ہوتا ہے۔۔۔۔

مجھے اکیلے رہنا ہے۔۔۔۔

وہ بے تاثر چہرے سے بولتا ہے اس وقت وہ خود کو ٹوٹا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔

بیٹا ہالے ابھی دکھ میں ہے اسے سمجھ نہیں آرہا تم ہی نے اب اسکی ہمت بننا ہے۔۔۔۔ وہ چھوٹی ہے ابھی۔۔ جو اسنے دیکھا وہی بولا ہے۔۔۔ ہم۔ جانتے ہیں یہ صرف ایک ایکسیڈینٹ تھا۔۔۔

ماموا سے سمجھاتے ہیں تو وہ بس سرہاں میں ہلا دیتا چلا جاتا ہے وہ انھیں نہیں کہ سکا تھا کہ وہ ایکسیڈینٹ نہیں تھا قتل تھا۔۔۔۔۔۔ اسے اکیلے کچھ پل رہنا تھا۔۔۔

X♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥X(, ╰‿╯)

ہالے کو اس کہ کمرے میں سولا کر مامی نیچے آتی ہے جہاں ان کہ بچے ٹی وہ میں لگے تھے اور باقی سب چائے پی رہے تھے ان سب میں ایک اور فرد کا اضافہ ہوا تھا۔۔ وکیل کیف کا۔۔۔جو ان کی کمپنی کا وکیل،ابراہیم اور اسماعیل کا دوست تھا۔۔۔

مامی بھی وہی آتی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

اب ان دونوں بچوں کا کیا کرنا ہے۔۔۔۔

چائے کا سپ لیتے انعام ماموسب سے پوچھتے ہیں جس پہ وہ سب کندھے اچکا دیتے ہیں۔۔۔

وہ دونوں یہاں رہ نہیں سکتے ہم میں سے ہی کوئی انھیں اپنے ساتھ رکھے گا۔۔۔۔

نعمان ماموسب کو حقیقت سے آگاہ کرتے ہیں۔۔۔

میرے گھر میں دو بچیاں ہیں ہم حمزہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے۔۔۔۔ویسے بھی ہمارا گھر کوئی اتنا بڑا نہیں ہے کہ اسے الگ سے کمرہ دیں۔۔۔

انعام ماموں کی بیگم ہاتھ کھڑے کرتی ہیں۔۔۔انھیں ویسے ہی ایک دم سے چیڑ شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور ہمارا ایک بیٹا ہے ہم ہالے کو نہیں رکھ سکتے۔۔۔۔

نعمان ماموں کی بیگم بھی ہاتھ کھڑے کرتی ہے۔۔۔۔

اسکی اور کوئی فیملی تھی نہیں صرف ماموں تھے جو ان دونوں کو جدا کرنے والے تھے۔۔۔

پھر آپ ایک ایک کو اپنے ساتھ رکھ لیں۔۔۔ہالے اپکی بیٹیوں کہ ساتھ رہ لے گی اور حمزہ آپ کہ بیٹے کہ ساتھ۔۔۔20 سال کی عمر میں اسے اسکا حصہ مل جائے گا تو وہ یہاں واپس آجائے گا۔۔۔۔

وکیل صاحب بات سلجھاتے ہیں۔۔۔۔

حصہ۔۔۔کتنا حصہ ہے دونوں کا۔۔۔۔

نعمان ماموسارے گھر کو دیکھتے وکیل سے پوچھتے ہیں۔۔۔ان کی بہنوں نے پسند سے شادی کی تھی۔۔۔اور اس بات سے سب واقف تھے کہ انکا بزنس کتنا برا تھا۔۔۔۔۔

ان کہ نام کہ کچھ شئیرز ہیں جو دلاور صاحب نے ابراہیم اور اسماعیل کو دیے تھے اب وہ نہیں ہیں تو وہ 2 کروڑ ان کہ نام ہوں گے۔۔۔ 1 کروڑ حمزہ ابراہیم کا اور 1 ہالے اسماعیل کا۔۔۔۔۔اس کہ علاوہ یہ گھر حمزہ کہ۔نام ہے جس کی مالیت 3 کروڑ ہے اور آگے اور بڑھ جائے گی۔۔۔ہالے کہ نام 3 پلاٹ ہے جن کہ مالیکت 5 کروڑ ہے۔۔۔۔یہ سب دلاور صاحب نے اپنے بیٹوں کہ لیے بنایا تھا جسے ان کہ بیٹوں نے اور وسیع کر دیا تا کہ ان کہ بعد سب ان کہ بچوں کا ہو۔۔۔۔میں ان کہ۔ساتھ کافی عرصے سے کام کر رہا ہوں تو اتنا مجھے علم ہے کہ ابھی انھیں ایک اور کنڑکیٹ ملا تھا جس میں کامیاب ہو کہ وہ ایک اور برانچ کھولنے والے

تھے۔۔۔جو وہ اپنے آنے والے بیٹے کہ نام کرتے

اب جیسا اللہ کو منظور یہ سب ہالے حمزہ کو 20 سال کہ عمر میں ملے گا۔۔۔تب

تک یہ ان کہ۔گارڈین کہ حوالے ہے۔۔۔۔

اگر آپ ان کہ گارڈین بنتے تو یہ سب آپ کہ۔حوالے ہو گا۔۔۔

اور ان کہ برے ہوتے وہ خود سمبھال لیں گے۔۔۔۔

وکیل کی بات پہ ان چاروں کہ آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔۔۔وہ اتنا کچھ اپنے بچوں

کہ لیے چھوڑ کہ گئے جنھیں وہ اکیلا سمجھ رہے تھے ان کہ ساتھ تو دنیا کہ طاقت تھی

پیسہ۔۔۔جس سے وہ کچھ بھی کر سکتے تھے اور اتنا تھا وہ 10 سال آرام سے بیٹھ کہ

کھا سکتے تھے۔۔۔۔۔۔وہ سب ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔

اسی لیے میں آیا تھا حمزہ سے بات کرنے۔۔۔لیکن وہ ہے ہی نہیں اور ہالے اس

سب کو سمجھتی نہیں۔۔۔

وکیل صاحب چائے کا کپ رکھتے ہیں۔۔۔۔

آپ لوگ مجھے بتا دیجیے گا کہ کون انکا گارڈین ہے پھر میں پیپرز تیار کروالوں گا

۔۔۔۔

وکیل صاحب اٹھ جاتے ہیں۔۔۔ان کہ جاتے وہ سب ایک دوسرے کو دیکھتے

ہیں۔۔۔

میں کیا کہ رہی ہوں کہ ہم انھیں رکھ لیتے ہیں اور ان کا کاروبار آپ دونوں چلالو

۔۔۔

نعمان کی بیوی اپنی رائے دیتی ہے۔۔۔۔

ہاں اور دیکھو نہ حمزہ کو 20 کا ہونے میں 4 سال لگ جائیں گے۔۔۔4 سال میں آپ اسکے بزنس کو سمبھالنا اور اسکے برے ہوتے ہی اس سے اپنے احسان کا بدلہ لے لینا آدھے پراپرٹی اپنے نام کروالینا۔۔۔۔

انعام کی بیوی بھی اپنی رائے دیتی ہے۔۔۔۔وہ دونوں بھائی ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور ہالے۔۔۔

انعام صاحب کو انکا آئڈیا اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔تو اب فکر ہالے کی تھی۔۔۔

ہالے کا کیا ہے 18 کہ ہوتے شادی کر دیں گے۔۔۔اور اس سے بھی اسکے احسان

کہ بدلے آدھی پراپرٹی لے لینا۔۔۔۔اس طرح ہمارا بھی کام۔ہو جائے گا۔۔۔اور

ان کا بھی۔۔۔۔

انعام صاحب کی بیگم ہالے کا بھی بتاتی ہے۔۔۔۔جو ان سب کو سہی لگتا

ہے۔۔۔۔۔

ابھی وہ۔کچھ اور بات کرتے حمزہ تھکا ہارا اندر آتا ہے۔۔۔۔۔اسے آتا دیکھ سب چپ

ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

حمزہ بچے کہاں تھے تم کھانا کھالو

وہ جو خود سے ایک جنگ لڑ کہ, کچھ وعدے خود سے کرتے واپس آیا تھا۔۔اپنے

کمرے میں جانے لگتا ہے جب اپنے ماموں کی آواز سنتا رک جاتا ہے۔۔۔۔

دل نہیں ہے۔۔۔آرام کروں گا بس۔۔۔

وہ اداس سا انھیں کہتا اوپر چلا جاتا ہے۔۔۔۔اور باقی کل کہ ختم کہ لیے باتیں کرنے لگتے ہیں۔۔۔۔۔

x♥‿♥xx♥‿♥xx♥‿♥xx

>>>>>>writer Afreen<<<<

2 دن گزار چکے تھے ہالے نے ایک بار بھی حمزہ سے بات نہیں کی تھی بالکہ اسے دیکھ منہ پھیر لیتی تھی جو حمزہ کو کافی دکھی کر جاتا۔۔۔۔ان کہ ماموں مامی 2 دن سے وہی تھے اب انھیں واپس جانا تھا۔۔۔۔۔اور جانے سے پہلے وہ حمزہ اور ہالے کو بھی لے جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ سب ناشتے سے فری ہوتے لاونج میں بیٹھے تھے جب نعمان ماموبات شروع کرتے ہیں۔۔۔۔

جو چلا گیا اسے ہم واپس تو نہیں لا سکتے اللہ کی امانت ہوتے ہیں انسان جب وقت پورا ہوتا ہے تو انھیں اپنے اصل کی طرف لوٹنا ہی ہوتا ہے۔۔۔۔

اب تم دونوں بھی زندگی کی طرف دوبارہ آو غم تم دونوں کا برا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ زندگی سے ہی منہ پھیر لوا بھی تمھارا خاندان ختم نہیں ہوا ہم زندہ ہیں۔۔۔۔اس لیے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ۔۔۔۔

وہ بولتے رک کہ ہالے کو دیکھتے ہیں جو سر جھکائے کسی مجرم کی طرح بیٹھی تھی اور حمزہ وہ تو جیسے کچھ سن ہی نہیں رہا تھا خلا میں نا جانے کسے سوچ رہا تھا۔۔۔

ان کہ بچے بھی وہی تھے۔۔۔۔

نعمان ماموں کا ایک بیٹا فیصل جو حمزہ سے ایک سال چھوٹا تھا۔۔ جبکہ انعام ماموں کی 2 بیٹیاں جو ایک حمزہ کی ہم عمر تھی رابعیہ دوسری ہالے سے تھوڑی بڑی فاطمہ تھی۔۔۔وہ۔سب بھی وہاں موجود تھے۔۔۔۔

ہالے بیٹا آپ آج سے اپنے انعام ماموں کہ گھر رہیں گی۔۔۔فاطمہ اور رابعیہ کہ ساتھ۔۔۔اور حمزہ تم ہمارے ساتھ رہو گے تمھاری دونوں کی پڑھائی اور باقی سب ہمارے ذمہ ہے۔۔۔۔

حمزہ اور ہالے ایک دم نظر اٹھا کہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں حمزہ اور ہالے دونوں کو جھٹکا لگتا ہے مطلب وہ بھی ایک دوسرے سے الگ ہو جائے گی۔۔۔ان دونوں کا

بچپن کا ساتھ تھا۔۔۔۔

ہالے کو اچانک یاد آتا ہے وہ اسکے ماں باپ کا مجرم ہے وہ اس سے نظر پھیر لیتی ہے۔۔۔۔۔۔

حمزہ جو اسکی تمام ذمے داری اٹھانے کا سوچ بیٹھا تھا یہاں اسے ہی الگ کیا جا رہا تھا۔۔۔

لیکن ماموں ہم ایک ساتھ بھی تو رہ سکتے ہیں۔۔۔ہالے اور میں

حمزہ کی بات پہ نعمان ماموں کہ ماتھے پہ بل آتے ہیں۔۔ جیسے وہ اسکی بات کو انکار کرتے غصہ دلا چکا تھا۔۔۔۔وہ۔ایک دم سنجیدہ ہوتے ہین۔۔۔۔

تم دونوں کہ ماں باپ رہے نہیں ہیں اس طرح اکیلے اس گھر میں لوگ باتیں بنائیں

گے ماں باپ ہوتے وہ الگ بات تھی۔۔۔۔

نعمان کہ۔بولنے پہ وہ سختی سے اپنی۔ مٹھی بند کرتا ہے۔۔۔۔اور ہالے زخمی نظروں سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ماموں میں آپ کہ ساتھ جاوں گی۔۔۔۔میں اپنا سامان پیک کر لیتی ہوں۔۔۔ وہ اپنا فیصلہ سنا کہ کھری ہوتی اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی ہے۔۔۔۔حمزہ کتنی دیر اسے دیکھتا رہتا ہے۔۔۔۔وہ۔یہ سوچ میں ہلکان ہو رہا تھا وہ کیسے رہے گی وہاں وہ نخریلی تھی،ضدی بھی بلا کی تھی۔۔۔۔کیسے وہ ان کہ ساتھ رہ سکے گئ۔۔۔وہ اپنی مامی کو بھی جانتا تھا جو ہر بات میں اتراز کرتی تھیں۔۔۔لیکن اب وہ کہ گئ تھی مطلب وہ جا کہ رہے گی۔۔۔۔

اب حمزہ تم بھی جاؤ اور اپنے کپڑے پیک کر لو۔۔۔آج ہی ہم۔ نکلیں گے۔۔۔۔

نعمان ماموں کی بات پہ وہ بھی اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

ꭗ♥‿♥ꭗꭗ♥‿♥ꭗꭗ♥‿♥ꭗꭗ♥‿♥ꭗ

سب اپنے سامان کو گاڑی میں رکھ رہے تھے نعمان اور انعام دونوں کہ پاس ایک گاری تھی حمزہ اپنا سامان لیتا باہر آتا ہے اسکی نظر ہالے پہ پڑتی ہے جو کار کہ ساتھ لگی گھر کو بھیگی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔حمزہ قدم چلاتا اسکے پاس آتا ہے۔۔۔۔

وہ دونوں عمر میں چھوٹے تھے لیکن حالات نے انھیں بڑا کر دیا تھا۔۔ہالے کہ

www.novelsclubb.com

سامنے آتا وہ اسکے آنسو کو۔اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا ہے۔۔۔۔ہالے ایک دم ہوش میں آتی اسکا ہاتھ جھٹکتی ہے۔۔۔۔

مجھ سے بات نہیں کریں،آپ خونی ہو میرے مما پاپا کہ قاتل مجھے آپ سے بات نہیں کرنی مجھے شکل بھی نہیں دیکھنی آپ کی اچھا ہو رہا ہے میں جا رہی یہاں سے اب میں کبھی آپ کو شکل نہیں دکھاو. گی بلکہ بڑی ہو کہ آپ۔کو جیل بھیجوں گی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ معصوم سا منہ بنا کہ اپنی طرف سے اسے دھمکاتی ہے۔۔۔۔

حمزہ اسے بس دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔اسے برا لگ رہا تھا اسکا رویہ

چلو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

وہ کہتا کار میں فیصل کہ ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

ہالے منہ چڑاتی خود بھی کار میں بیٹھتی ہے۔۔۔انعام اور نعمان بھی ان کہ بیٹھتے کار چلا دیتے ہیں۔۔۔کار چلتے ہالے کار کہ بیک پہ لگے شیشے سے انعام ماموں کی کار کو دیکھتی ہے جو اب پیچھے سے ہوتے دوسری سائڈ سے آگے نکل جاتے ہے ایک نظر حمزہ بھی اسے دیکھتا ہے حمزہ کو دور جاتا دیکھ۔۔۔ہالے کا دل ڈھرک رہا تھا اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔وہ آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔۔۔فاطمہ اور رابعیہ بھی اپنے موبائل میں لگی تھی۔۔۔۔

یہ سفر ان دونوں کی زندگی کو کس موڑ پہ لے جانے والا تھا اس سے ابھی وہ انجان تھے۔۔۔۔

᙭❤‿❤᙭᙭❤‿❤᙭᙭❤‿❤᙭᙭❤‿❤᙭

سامنے بنے گھر کو دیکھ ہالے رک جاتی ہے یہ وہ گھر تھا جہاں وہ کافی بار آئی تھی لیکن اپنے ماں باپ کہ ساتھ آج وہ اکیلی تھی ان سب میں بھی وہ خود کو اکیلا محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔۔سب کہ۔ساتھ وہ گھر کہ اندر آتی ہے۔۔۔۔

3 کمروں کا یہ دو سٹوری گھر اندر سے بہت اچھا سجا تھا۔۔۔۔ایک روم نیچے اور 2 اوپر تھے۔۔۔ایک میں پرانا سارا سامان تھا۔۔۔2 کمرے رہنے کہ لیے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ بیٹا ہالے کو لے جاو روم میں اب سے وہ آپ۔دونوں کہ۔ساتھ رہے گی۔۔۔۔

آجاو ہالے۔۔۔۔

فاطمہ۔ مسکراتی اسے پکارتی ہے تو وہ کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔

اسے بھوک لگی تھی لیکن وہ انھیں کہ نہ سکی تھی۔۔۔۔اسلیے چپ کر کہ اس کہ ساتھ اپر چلی گئ۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے اسے 2 بیڈ نظر آتے ہیں۔۔۔۔جو آدھے سے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے تھے۔۔۔۔

تم آرام کر لو۔۔۔ مما کھانا لگائیں گی تو تمھیں بلا لیں گی۔۔۔۔

ہالے سر ہلا دیتی ہے۔۔۔

آپی یہاں تو 2 بیڈ ہیں۔۔۔میں کہاں سووں گی۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہالے کی بات پہ وہ بھی سوچ میں پڑ جاتی ہے۔۔۔۔

تم نیچے بستر کر کہ سو جانا۔۔۔میں تمھیں زیادہ موٹے گدے لا دوں گی۔۔۔۔

جب کہ ہالے حیرت سے انھیں دیکھتی ہے۔۔۔لیکن پھر سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔اسے یہ سب دیکھ دوبارہ سے حمزہ سے نفرت ہونی شروع ہو گئی تھی۔۔۔یہ تو طے تھا اپنے ساتھ ہوئے ہر ظلم کا الزام حمزہ کہ سر جانا تھا۔۔۔

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com

حمزہ کو بھی فیصل کہ ساتھ روم دیا گیا تھا۔۔۔وہ روم میں آتا اپنا سامان لگاتا ہے ہالے کی نسبت وہ بہت صبر والا تھا۔۔۔وہ اپنے کپڑے الماری میں سیٹ کرتا مسلسل ہالے کہ بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔۔۔۔

پتا نہیں اسنے کھانا کھایا ہے یا نہیں صبح بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔اب تو شام ہونے والی۔۔۔

وہ۔اس وقت اپنی 12 سال کی ہالے کہ لیے فکر مند ہوتا ہے۔

وہ مجھ سے کیا پوری زندگی نفرت کرتی رہے گئ۔۔۔

اسے ایک دم کچھ یاد آتا ہے۔۔۔آنکھوں میں ایک دم نفرت اور غسے کی وجہ سے لال ہو جاتی ہے۔۔۔۔وہ پہچان گیا تھا۔۔۔اس انسان کو جس نے اس کہ خاندان کو تباہ کیا تھا۔۔۔۔وہ بدلہ لے گا۔۔۔وہ اپنے دماغ میں سوچ بنائے بیٹھے تھا۔۔۔۔

اپنی پڑھائی پوری کرتے میں ہالے کو لے کہ واپس گھر چلا جاوں گا۔۔۔پھر پاپا چاچو کا بزنس سمبھالوں گا اور اپنے چاچو پاپا کی موت کا بدلہ لوں گا۔۔۔۔اور ہالے کو بھی بتادوں گا کہ وہ سب میں نے نہیں کیا وہ سب کسی اور نے کیا ہے۔۔۔۔

وہ اپنی دماغ میں سوچتے سونے کہ لیے لیٹ جاتا ہے۔۔۔وہ بہت تھک چکا تھا۔۔۔

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

مامی۔۔۔۔

وہ سب کھانے کی میز پہ موجود تھے۔۔۔ہالے کہ پکارنے پہ اسکی مامی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مامی مجھے کھانا کھلا دیں۔۔۔

وہ اپنی پلیٹ ان کی طرف کرتی ہے۔۔۔یہ بات تو وہ جانتے تھے کہ ہالے خود سے کھانا نہیں کھاتی۔۔۔

یہ لو اتنی بڑی ہو گئی ہو خود کھانا کھانا سیکھو۔۔۔ابھی سے سیکھو گی تو ہی آئے گا نہ۔۔۔

وہ اپنا کھانا کھاتی اسے بولتی ہے۔۔۔جس پہ ہالے اپنی پلیٹ واپس کر لیتی ہے۔۔۔

مجھے آتا ہے کھانا۔۔۔بس میرا پیٹ نہیں بھرتا خود سے۔۔۔اور اس وقت مجھے بھوک لگی ہے بہت زیادہ۔۔۔اگر آپ۔کھلا دیں گی تو کیا ہو جائے گا۔۔۔۔

وہ منہ ٹیرا میڑا کرتی بولتی ہے جس پہ مامی آگ بگولہ ہوتی اپنے شوہر کو دیکھتی ہے۔۔۔جو خود ہالے کی چلتی زبان دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

یہ کس طرح بات کر رہی ہو ہالے۔۔۔۔اور بڑی ہو گئی ہو تم خود کھاو کھانا اب کیا ہر بار وہ تو نہیں کھلائے گی نہ۔۔۔۔

انعام ماموں کی ڈانٹ پہ وہ رونے والی ہو جاتی ہے پھر کھانا وہی چھوڑ اوپر چلی جاتی ہے۔۔۔۔وہ سب سر جھٹک کہ دوبارہ کھانا کھانے لگتے ہیں۔۔۔۔

حمزہ ہوتا تو وہ مجھے کھلا دیتا۔۔۔۔

وہ حمزہ کو یاد کرتی رو پڑتی ہے۔۔۔۔وہ چاہیے جتنی نفرت کا اظہار کر دے اصل میں وہی تو اسکا ہمدرد تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔

وہ روتے خود سے کہتی ہے لیکن وہاں کسی کو اسکی بھوک کا خیال نہیں تھا سچ کہتے ہیں ماں باپ سے بڑھ کر کوئی آپ کی فکر نہیں کر سکتا چاہے وہ سگے رشتے ہی کیوں نہ ہو۔۔۔۔۔وہ ایسے ہی روتے سو جاتی ہے۔۔۔۔جب کوئی اسکا کندھا ہلاتا

ہے۔۔۔ ہلکی سی آنکھیں کھولے وہ اپنے اوپر جھکے رابعہ کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہالے اپنی جگہ پہ جاو مجھے سونا ہے۔۔۔۔

ہالے اٹھ کہ نیچے لگے اپنے بستر کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

آپ بھی سو جائیں ہم۔ دونوں یہ شیئر کر لیتے ہیں بیڈ۔۔۔

وہ بستر دیکھتی رابعیہ سے کہتی ہے جس پہ وہ صاف انکار کرتی ہے۔۔۔

تم۔ سو جاو نیچے میں اکیلے ہی سوتی ہوں۔۔۔۔

ہالے منہ بنا کہ نیچے بستر پہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ انھیں سوتا دیکھ وہ بڑبڑاتی ہے۔۔۔۔

کیا ہو جاتا جو مجھے ساتھ سولا لیتے ہنہ۔۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ ایک بوجھ بن گئی تھی یہاں اسکے ناز نخرے برداشت نہیں ہوں گے۔۔۔ کسی کہ گھر میں وہ ایک انچاہا وجود بن کہ رہ رہی تھی۔۔۔اسے شدد سے حمزہ یاد آتا ہے۔۔۔۔پھر جلتی کڑتی وہ سو جاتی ہے۔۔۔۔

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com

کلاس ختم ہو چکی تھی بریک کی بیل بھی ہونے لگ گئی تھی۔۔۔۔ سر جو آرام سے بیٹھے نوٹس چیک کر رہے تھے۔۔۔ حیرت سے دروازے کی طرف دیکھتے ہیں۔۔ پھر حمزہ کو دیکھتے ہیں جس کی خود کی نظریں دروازے کی طرف تھی۔۔۔۔

ہالے اور حمزہ اگلے دن سے ہی سکول جانا شروع ہو چکے تھے۔۔۔ حمزہ۔نے صبح
ہالے کو۔کلاس میں دیکھا بھی تھا۔۔۔ لیکن وہ ابھی تک۔آئی نہیں تھی اسکی کلاس
میں ورنہ۔بریک سے پہلے ہی وہ وہاں موجود ہوتی تھی۔۔۔۔

آج تمھاری کزن آئی نہیں حمزہ۔۔۔

سر اپنی کتاب اٹھاتے پوچھتے ہیں۔۔۔

سر پتا نہیں۔۔۔میں دیکھوں گا ابھی جا کہ۔۔۔۔

وہ بے چینی سے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

سر باہر نکل جاتے ہیں۔۔۔۔وہ کلاس سے باہر آتے ہیں جب کلاس کہ دروازے کی
سائڈ پہ انھیں ہالے کھری نظر آتی ہے وہی لنچ بوکس کو سینے سے لگائے اب کچھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اداس سی تھی۔۔۔۔ سر مسکرا جاتے ہیں۔۔۔۔

کیا آپ حمزہ سے ناراض ہیں۔۔۔

وہ اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتے ہی۔۔۔۔ سنہری بالوں والی گوری سرخ سی رنگت پہ پھولے گال وہ بہت کیوٹ لگتی تھی۔۔۔۔۔

ہالے انھیں دیکھتی زور زور سے سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

اووو تبھی آپ۔اندر نہیں گئی

ہالے پھر سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

تو اب آپ کیا کریں گی۔۔۔۔

سر مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔

وہ۔ایک دم رونے والی ہو جاتی ہے۔۔۔۔اتنے وقت سے کھانا سہی نہ کھانے کی وجہ سے اسے رونا آگیا تھا صبح بھی اس نے جوس پیا تھا صرف۔۔۔۔ سر کو اس پہ ترس آتا ہے۔۔۔۔

بچہ روتے نہیں ہیں

وہ۔اسے پچکارتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

حمزہ بھی آپ کا انتظار ہی کر رہا ہے جائیں کھانا کھائیں۔۔۔۔ورنہ بریک ختم ہو جائے گی۔۔۔جاو جلدی سے۔۔۔۔

وہ اسے آگے کرتے کلاس کی طرف کرتے ہیں وہ ہچکچاتی ہے۔۔۔ سر وہاں سے واپس اپنے سٹاف روم میں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

ہالے کو دیکھ حمزہ کو اچانک سے خوشی کا احساس ہوتا ہے۔۔۔وہ سمجھا کہ وہ غصے کی وجہ سے نہیں آرہی

ہالے آجاو جلدی۔۔۔

وہ کھڑا ہوتا اسے پکارتا ہے۔۔۔اور حمزہ کو دیکھ وہ جلدی سے بھاگ کہ اسکہ پاس جاتی ہے۔۔۔۔اپنا لنچ اسکہ سامنے کرتی ہے۔۔۔۔اب ناراضگی سے زیادہ اہم بھوک تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکر ہے تم۔آگئی کیوں آج بھوک نہیں لگی تھی جو دیر سے آئی ہو۔۔۔۔

وہ اسکا ٹفن کھولتا پوچھتا ہے جس پہ وہ کب سے روکے آنسو بہانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

حمزہ۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔پتا ہے مامی نے کھانا نہیں کھالایا مجھے وہ کہتی خود سے کھاو۔۔۔میں نے کھایا تھا خود سے پھر مجھے بھوک لگ گئی۔۔۔

وہ روتے ہچکیوں میں بولتی ہے اسے مامی کی شکایت لگاتی ہے۔

حمزہ گڑبڑا جاتا ہے۔۔۔۔

ہالے ہالے پلیز چپ کر جاو۔۔میں ہوں نہ میں کھلاوں گا کھانا تمھیں۔۔۔اپنی لاڈو کو۔۔

اپنی ٹائی سے وہ۔اسکے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔پیار سے بولتا ہے

کیسے آپ تو نعمان ماموکہ پاس ہوتے۔۔۔

وہ سوسو کرتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں رات میں آجایا کروں گا تھوری دیر کہ لیے پھر تمھیں کھانا کھلا کہ چلا جایا کروں گا۔۔۔

وہ ایک حل بتاتا ہے۔۔۔انعام ماموا ور نعمان ماموکا گھر ایک ہی علاقہ میں تھا۔۔۔بس تھورا فاصلہ پہ۔۔۔۔10،5۔منٹ کی پیدل سفر پہ گھر آجایا کرتا تھا۔۔۔۔۔

اب وہ سوچ چکا تھا وہ روزانہ اسکے پاس جایا کرے گا۔۔۔۔
وہ نولہ بنا کہ اسکی طرف کرتا ہے جسے وہ جلدی سے کھاتی ہے اور سکون سے آنکھیں بند لیتی ہے۔۔۔۔اپنی معصوم کزن کو دیکھ وہ پیار سے اسکے بال سمیٹتا ہے۔۔۔۔

اب تم۔مجھ سے نفرت تو نہیں کرتی نہ۔۔۔۔

حمزہ خوشی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔ لیکن ہالے کے جواب پہ مایوس ہو جاتا ہے۔۔۔۔

نفرت کرتی ہوں میں اب بھی۔۔۔۔ کیونکہ آپ کی وجہ سے ہی میرے ساتھ یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔۔ میں بڑی ہو کہ آپ کو مار دوں گی۔۔۔۔ دیکھنا آپ۔۔۔۔

وہ اتنی نفرت سے بولتی ہے کہ حمزہ حیرت سے اسے دیکھتا ہے جس کہ ناک لال ہو گئی تھی غصے سے۔۔۔۔ اسکے دماغ میں نفرت بھر گئی تھی جو اتنے آسانی سے نہیں جانی تھی۔۔۔۔

لیکن اسکی معصوم سی دھمکی پہ وہ۔ مسکراتا ہے۔۔۔

کیا واقعی تم۔ مجھے مار دو گی۔۔۔

ہاں مار دوں گی۔۔۔۔

وہ جلدی سے جواب دیتی ہے۔۔۔۔

کیسے مارو گئ۔۔۔۔۔

وہ مسکراہٹ دبا کہ پوچھتا ہے۔۔۔۔

جیسے ہیرو ویلن کو مارتا ہے۔۔۔۔

وہ سوچتی اپنا پلین بتاتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مطلب تم ہیرو ہو اور میں ویلن۔۔۔

جی بلکل۔۔۔

وہ ایک نوالہ اسکی طرف کرتا ہے۔۔۔۔

کتنی عجیب بات ہے نہ ویلن ہیرو کو کھانا کھلا رہا ہے۔۔۔۔

وہ بول کہ ہنس پرتا ہے۔۔۔۔ہالے اسے آنکھیں چھوٹی کر کہ دیکھتی ہے۔۔۔

میں سچ میں آپ کو مار دوں گی۔۔۔۔

پھر اسکہ لیے تمھیں بڑے ہونے تک میرے ساتھ ہی رہنا ہو گا۔۔۔

وہ مسکراتا اسے بتاتا ہے۔۔۔

میں رہوں گی۔۔۔

اسکی بات پہ حمزہ کہ دل کو سکون سا ملتا ہے۔۔۔۔وہ ہاتھ بڑھا کہ۔اسکے گال کھینچتا ہے۔۔۔۔

بہت پیاری ہو تم۔۔۔۔

وہ۔اپنا پیٹ بھر کہ کلاس میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

گہری رات میں جب سب سونے جا چکے تھے۔۔۔۔وہی حمزہ کھڑکی میں کھڑا باہر اس رات کو دیکھ رہا تھا۔۔اس وقت وہ خود کو کچھ دن پیچھے لے گیا تھا۔۔۔۔۔جہاں ان کی کار پہ اٹیک کیا جا رہا تھا۔۔۔اور سامنے کار میں جو موجود تھا حمزہ نے باقاعدہ اسے دیکھا تھا بلکہ پہچان بھی لیا تھا۔۔۔آنکھوں میں آنسو کہ ساتھ دل میں بدلے کی آگ بھر گئی تھی۔۔۔۔۔ہاتھوں کو کھڑکی کہ پٹ پہ رکھتا زور سے دباتا ہے۔۔۔۔

پاپا، چاچو۔۔۔میں بدلہ لوں گا آپ کا چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔۔اس انسان کو

عبرت کا نشان بناوں بھانسی کہ پھندے تک لے کہ جاوں گا۔۔۔لیکن اس کہ لیے مجھے بڑا ہونے کا انتظار کرنا ہو گا۔۔۔۔اور ہالے اس کا ہمیشہ خیال رکھوں گا چاچو۔۔۔اسکے خیال رکھنے کہ لیے مجھے کسی وعدے کی ضرورت نہیں ہے

۔۔۔۔۔وہ میری ذمے داری ہے۔۔۔۔۔

وہ خلا میں دیکھتا خود سے ہی بات کر رہا تھا۔۔۔جب کچھ یاد آتے ہی مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پتا ہے چاچو وہ کہتی ہے بڑے ہو کہ مجھے جان سے مار دے گی۔۔پدی سی تو ہے ۔۔۔میں جانتا ہوں وہ ناراض ہے بدگمان ہے وہ چاہے مجھ سے جتنی بھی نفرت کا اظہار کر لے لیکن وہ اظہار دل سے نہیں ہوتا اسکی آنکھوں کا دکھ دیکھا نہیں جاتا مجھ سے چاچو۔۔۔آپ سب کہ جانے کہ بعد وہ میرا واحد رشتہ ہے جس کہ لیے

مجھے جینا ہے۔۔۔۔ میں اسے سمبھال لوں گا۔۔۔ جب اسے اصل مجرم کا پتا چلے گا
وہ مجھ سے ناراضگی ختم کر لے گئ۔۔۔

وہ خود ہی سے مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور بھی سوچتا جب اسکا موبائل بجتا ہے۔۔۔ موبائل پہ انعام ماموں کی
کال دیکھ وہ ایک دم سیدھا ہوتا کال اٹھاتا ہے۔۔۔۔

اسلام و علیکم ماموں۔۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔ بیٹا ہالے کو سمجھاو یہاں تو اس نے لڑنا جھگڑنا لگا رکھا
ہے۔۔۔۔۔ بڑی مشکل سے اسے سولایا ہے۔۔۔۔ فاطمہ اور رابعیہ سے ہی لڑنے
لگ گئی ہے ضد کرتی ہے۔۔۔ یہ نہیں کھانا۔ یہاں نہیں سونا، یہ کپڑے نہیں
پہننے۔۔۔۔ اب بتاو اسے ایسے نخریلی ہے ہم کیا کریں۔۔

www.novelsclubb.com

انعام ماموکی شکایت پہ وہ سانس بھر کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔

ماموں میں کل۔اسے سمجھاوں گا۔۔۔آپ پلیز اسے ڈانٹے گا مت ورنہ وہ رونے لگ جائے گی۔۔۔۔ چھوٹا سا دل ہے اسکا کوئی بھی شکایت ہو مجھے بتا دیا کریں۔۔۔۔۔۔

اسی لیے میں نے تمھیں بتایا مجھے پتا ہے وہ تمھاری ہی سنے گی تم۔اسے سمجھال جو لیتے ہو۔۔۔۔۔

جی میں اسے سمجھا دوِ گا۔۔۔۔

وہ اللہ حافظ کرتا بیڈ پہ لیٹ جاتا ہے ابھی وہ اسے رات کا کھانا کھلا کہ آیا تھا جس پہ مامی

نے اتنا اتراز کیا لیکن وہ چپ چاپ سنتا رہا۔۔اب اسے کل ہالے کا سمجھانا تھا

۔۔۔۔یقین کچھ اسکی مرضی کہ خلاف ہوا ہوگا جس پہ وہ چڑ گئی ہو گئی

۔۔۔۔۔۔انکھیں بند کرتا وہ سونے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔لیکن ہالے کا خیال

اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔۔

X♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥X

بھائی مجھے یقین نہیں آرہا ہم اس اتنی بڑی کمپنی کو چلانے والے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انعام اپنے بڑے بھائی کہ کان میں ہلکی سی سرگوشی کرتے ہیں۔۔۔جس پہ وہ

آنکھیں دکھاتے ہیں۔۔۔۔

چپ کر جاو۔۔۔ندیدے کیوں بن رہے ہو۔۔۔یہ مت بھولو ہم بھی بزنس

کرتے ہیں۔۔اور یہ بھی بزنس ہی ہے۔۔۔۔

نعمان صاحب گردن اکڑاتے ہیں اپنی کرایانے کی دکان پہ۔۔۔

لیکن اس دکان سے اس کا کوئی مقابلہ نہیں بھائی۔۔۔

انعام کی بات پہ نعمان اسکو گھورتے ہیں۔۔پھر کیبن میں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

آج انھیں کمپنی میں بزنس پارٹنر نے بلایا تھا جو ابراہیم اور اسماعیل کہ ساتھ کام کرتا تھا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ کیبن میں داخل ہوتے ہیں سامنے ایک آدمی بلیک ٹو پیس میں ایک ہاتھ میں سگریٹ دبائے دوسرے سے پیپر ویٹ گھماتے انھیں ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔دیکھنے میں وہ کوئی 3230 سال کا لگا تھا۔۔۔گندمی رنگت چھوٹے بال نعمان اور انعام

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہچکچا جاتے ہیں۔۔۔وہ ان کہ مقابلے کافی ویل ڈریس تھا۔۔۔

آئیں آئیں وہی کیوں کھڑے ہو گے آپ دونوں یہ کمپنی اب آپ کی تو ہے۔۔۔اصل مالک تو آپ ہیں۔۔۔

نعمان اور انعام ہلکا سا مسکراتے اندر آتے ہیں اس کی بات پہ انھیں کچھ حوصلہ ہوا تھا وہ دونوں ہمیشہ کی پینٹ شرٹ میں عام۔سے حلیہ میں تھے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا نام فیض ہے میں اس کمپنی کا 35% کا مالک ہوں۔۔۔۔ابراہیم کا کالج فیلو اور دوست۔۔۔ابراہیم اور اسماعیل کہ ساتھ میرا کافی اچھا وقت گزرا دونوں بہت اچھے اخلاق کہ تھے لیکن جو اللہ کو منضور۔۔۔آئیں آپ۔دونوں بیٹھیں۔۔۔

وہ مسکراتا اپنا تعرف کرواتا انھیں بیٹھنے کا کہتا ہے۔۔۔۔وہ اسکی آفر پہ بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔کافی غور سے فیض انھیں اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے کچھ پل ایسے ہی خاموشی کی نظر ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔دونوں نے عام سی ڈریسینگ کی ہوئی تھی۔۔۔

کیا آپ نے گارڈین کے پیپر پہ سائن کر دیا ہے۔۔۔۔

ہاں جی ساری فار میلیٹیز ہو چکی ہیں۔۔۔۔بس کل۔سے ہم آئیں گے آج تو زرا کچھ کام ہے ہمیں۔۔۔۔سننے میں آیا ہے کہ کچھ کونٹریکٹ ملا تھا بس پھر کل سے اس پہ کام شروع کرتے ہیں۔۔۔

نعمان اعتماد کہ ساتھ بولتا ہے جس پہ فیض سر کو ہلاتا ہے۔۔۔

ویسے آپ دونوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں یہ سب پہلے ہی شروع کروا چکا ہوں۔۔۔ جیسے کہ آپ جانتے 35% کا مالک ہوں تو بس کچھ ورک میرے انڈر ہوتا۔۔

آپ دونوں کی بھی تو دکان ہے نہ۔۔۔ اسکا کیا کریں گے۔۔۔

وہ۔اب انھیں جانچتا ہے۔۔۔۔

ہم اسے کرایے پہ چڑھا دیں گے۔۔۔۔ یا کوئی بندہ رکھ لیں گئے دیکھ بھال کہ لیے

www.novelsclubb.com

انکی بات پہ وہ مسکراتا ہے۔۔۔۔۔۔

سہی ہے۔۔۔۔ پھر آپ کل سے اس کیبن کو اپنا سمجھے اور کام کریں۔۔۔

وہ دنوں سر ہلا دیتے ہیں۔۔۔۔ نعمان اور انعام کہ جاتے فیض کا مینیجر اندر آتا ہے

جس پہ وہ غصے میں کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

اب یہ دو نمونوں کو جھیلنا پڑے گا۔۔۔

وہ غصے سے پاگل ہوتا اپنے مینیجر کو دیکھتا ہے۔۔۔

تم سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔۔ان کہ بچوں کو کیوں نہیں مارا۔۔پوری تصدیق کر کہ وہاں سے آتے ساری میری محنت پہ پانی پھیر دیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

فیض لالچ میں آگیا تھا۔۔اسے صرف 35% نہیں چاہیے تھا ساری کمپنی چاہیے تھی۔۔۔حادثے سے کچھ دن پہلے ایک پیپر پہ سائن لیے تھے ابراہیم اور اسماعیل کہ جس میں واضع تھا اگر وہ سب مر جاتے ہیں کسی وجہ سے تو یہ کمپنی فیض کہ نام ہو جائے گی۔۔۔وہ بہت مشکل سے اس پیپر پہ سائن لے سکا تھا۔۔۔لیکن

ہالے اور حمزہ کہ بچ جانے کی وجہ سے وہ سب ادھورا رہ گیا۔۔۔۔

اب تم۔ان دونوں کو ختم کرو گے اور ایسے کہ لگے کہ یہ قتل نہیں قدرتی موت ہے۔۔۔۔ لیکن ابھی نہیں کچھ وقت رک جاو۔۔۔یہ ابراہیم اسماعیل کہ موت کو تھوڑا دبنے دو۔۔۔۔باقی کا کام میں دیکھ لوں گا۔۔۔۔تم بس بچوں کو سمبھالو۔۔

فیض کی آنکھوں میں چمک تھی۔۔۔۔جیسے کچھ سوچ بیٹھا ہو مینیجر سر جھکا لیتا ہے۔۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔

X❤_❤XX❤_❤XX❤_❤XX❤_❤X

یہ تم فاطمہ رابعیہ سے لڑ کیوں رہی تھی کل۔۔۔

وہ جو خفا خفا سی اس کہ ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھی ایک دم غصے سے اسے دیکھتی

ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماموں نے آپ کو شکایت لگائی۔۔۔

ہاں۔۔وہ کہہ رہے تھے تم لڑتی ہو۔۔۔یہ لڑاکا پن کہاں سے آیا تم میں۔۔۔۔

وہ ایک اور نوالہ اسکی طرف کرتا ہے لیکن وہ منہ نہیں کھولتی جس پہ حمزہ اسکی طرف

دیکھتا ہے۔۔۔آنکھوں میں آنسو لیے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔رو کیوں رہی ہو یار۔۔۔

وہ ہاتھ بڑھاتا ہے اسکے آنسو صاف کرنے کہ لیے لیکن وہ منہ پھیر لیتی ہے۔۔۔

میری شکایت لگائی وہ فاطمہ کی بچی نے مجھے بیڈ سے دھکا دیا وہ نہیں نہ بتایا آپ کو یہ دیکھیں۔۔۔

وہ اپنے بازو کا کپڑا اوپر کرتی ہے جہاں کھروچ آئی تھی۔۔۔

اووہالے یہ کیسے ہوا۔۔۔

وہ ایک دم پریشان ہوتا ہے۔۔۔اسکی ہلکی سی چوٹ پہ

یہ فاطمہ کی بچی نے دھکا دیا تھا۔۔۔میں نے کہا مجھے بیڈ پہ سونا ہے کہتی میں یہی سوتی ہوں تم نیچے سو۔۔پھر دھکا بھی دیا جب میں نہیں مانی تو۔۔۔پھر ماموں کو بھی

شکایت لگا دی۔۔۔

وہ کسی روٹھے بچے کی طرح اسے شکایت لگا رہی تھی۔۔۔ایک وہی تو اسکا اپنا تھا۔۔۔حمزہ دکھ سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔وہ سمجھ سکتا تھا وہاں اس قدر مشکل ہوتی ہو گئی۔۔۔وہ ابھی اپنی محرومی کو نہیں سمجھی تھی۔۔۔اسے ابھی اندازہ نہیں تھا کہ ماں باپ کہ علاوہ کوئی آپ کہ ناز نخرے نہیں اٹھا سکتا۔۔۔لیکن حمزہ اسکے ناز نخرے اٹھانا چاہتا تھا وہ اسے ویسے ہی رکھنا چاہتا تھا جیسے اسکے چاچو چاچی اسے رکھتے تھے لیکن اس معاشرے میں رہنے کہ بھی کچھ اصول تھے۔۔۔

چلو میں ماموں سے کہوں گا یہ بات۔۔۔اور یہ فاطمہ کیا ہوتا ہے۔۔۔آپی کہا کرو وہ کتنی بری ہے تم سے۔۔۔۔

وہ بس اتنا کہتا دوبارہ اسے کھانا کھلانے لگتا ہے لیکن وہ منہ نہیں کھولتی۔۔۔۔

کیوں آپ کو بھی تو میں حمزہ کہتی ہوں۔۔۔اسے بھی میں آپی نہیں کہوں گی۔۔۔

وہ منہ پھیر لیتی ہے بنا کھائے۔۔۔

کھانا کھا و ہالے ورنہ بھوک لگتی رہے گی۔۔۔۔

وہ نرمی سے اسے کہتا ہے لیکن وہ غصے میں منہ پھلا لیتی ہے۔۔۔۔

ہالے۔۔۔

حمزہ اسے آنکھیں دیکھاتا ہے۔۔۔تو وہ روٹھی سی دوبارہ کھانا کھاتی ہے۔۔۔۔۔حمزہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔اان مشکل حالات میں بھی وہ اپنی ناراضگی سے اسے مسکرانے پہ مجبور کر دیتی تھی۔۔۔۔۔

لیکن۔وہ نہیں جانتا تھا جسے وہ ناراضگی سمجھ رہا تھا وہ غلط فہمی تھی جو ہالے کو ہوئی تھی۔۔۔جو وقت کہ ساتھ اور بڑھنے والی تھی۔۔۔یا ختم ہونے والی تھی

X❤_❤XX❤_❤XX❤_❤X

آج سنڈے تھا سب نعمان ماموں کہ گھر تھے۔۔۔رات کا کھانا ان کا نعمان ماموں کی طرف تھا۔۔۔ہالے،فیصل،فاطمہ،رابعیہ لڈو کھیل رہے تھے حمزہ ہالے کا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔وہ سب الگ الگ ٹیم میں کھیل رہے تھے۔۔۔۔

باقی بڑے اپنی باتوں میں لگے تھے۔۔۔ہالے اور حمزہ کی فیملی کی وفات کو ایک مہینہ گزار گیا تھا۔۔۔۔اب سب تھوڑا اپنی زندگی کی طرف آرہے تھے

www.novelsclubb.com

ویسے یہ فیض صاحب تو بہت اچھے ہیں اخلاق انکا بہت اچھا ہے۔۔۔

انعام کی بات پہ حمزہ کی نظر وہاں جاتی فیض نام کو سن کہ اس کہ تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔۔۔۔

وہ چاہتا تو سب بتا دیتا لیکن وہ۔ جانتا تھا سب بے کار جاتا اسکا بولنا یہ سب اسے بچہ سمجھ کہ ٹال دیتے اور ویسے بھی وہ اپنا بدلہ خود لینا چاہتا تھا۔۔۔بس بڑے ہونے کا انتظار تھا اسے۔۔۔

حمزہ میری گوٹی۔۔۔آپ کو نہیں کھیلنا تو اٹھ جاو کیوں بیٹھے ہو۔۔۔۔

ہالے بدتمیزی سے بولتی ہے۔۔۔۔حمزہ اسکی طرف متوجہ ہوتا افسوس سے سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہالے وہ کتنا بڑا ہے تم سے کیسے بات کرتی ہو۔۔۔

فاطمہ اسے ٹوکتی ہے۔۔۔۔۔

میں جیسے مرضی بات کروں ان سے وہ میرے دوست ہیں۔۔۔

حمزہ حیرت سے اسے دیکھتا ہے جو ویسے دشمن کہتے نہیں تھکتی تھی اور اچانک ہی دوست پہ آگئی۔۔۔۔ خیر دشمن کہتے وہ سارے کام ہی اس سے کروا لیتی تھی۔۔۔۔۔

اچھا لیکن کل تک تو یہ دشمن تھا۔۔۔

فیصل اپنی گوٹی چلاتے بولتا ہے جس پہ ہالے ایک دم غصے سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی یہ دشمن بھی ہیں۔اور دوست بھی۔۔۔۔

وہ اپنا رشتہ واضح کرتی ہے۔۔۔ حمزہ اس پدی کو دیکھ کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔

جس کو خود کلیئر نہیں تھا آخر وہ ہے کون اسکا۔۔۔۔

فیصل اس کی بات پہ ہنستا ہے۔۔۔۔

چلو یہ بھی سہی ہے۔۔۔۔۔

سب آجاو کھانا لگ گیا۔۔۔

مامی سب کو آواز لگاتی ہے پھر گیم وہی ختم ہو جاتی ہے۔۔۔۔اور سب کھانے کہ لیے اٹھ جاتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کھانے کی میز پہ سب کو بیٹھا دیکھ نعمان صاحب کو کچھ یاد آتا وہ کھانا کھاتے حمزہ کی طرف متوجہ ہوتے جو اپنا مخصوص کام ہالے کو کھانا کھلانے کا کر رہا تھا وہ ہمیشہ اسے کھلاتا تھا جب اسکا کھانا ادھا ہو جاتا پھر وہ اپنا شروع کرتا تھا۔۔۔۔

حمزہ اور ہالے مجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔۔۔

جی ماموں۔۔

حمزہ متوجہ ہوتا ہے۔۔۔۔

میں چاہ رہا تھا تم دونوں وہ سکول چھوڑ دو اب اور یہ قریب ہی سکول میں ایڈمیشن لے لو۔۔۔ کیونکہ روزانہ تمھیں سکول چھوڑنا اور پھر اپنے بچوں کو چھوڑنا ذرا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ انعام کا بھی یہی خیال تھا۔۔۔

وہ اپنی کہتا حمزہ کو دیکھتا ہے جسکی ہوائی اڑ گئی تھی۔۔۔

لیکن ماموں میرا چھوڑنا مشکل ہے کیونکہ 9th کی کلاسس ہیں مجھے سکول والے چھوڑنے نہیں دیں گے اور ہالے وہ اکیلی کیسے رہے گی۔۔۔

یہ بھی ہے۔۔۔ہالے پھر فیصل، فاطمہ اور رابعیہ کہ ساتھ والے سکول میں چلی جاتی ہے وہ تو ابھی 6 میں ہی ہے۔۔۔۔مسلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔

ہالے ایک دم حمزہ کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔جیسے کہہ رہی ہو نہیں.

لیکن ماموہالے اکیلے کیسے۔۔۔

اسے اس وقت اپنے سامنے بیٹھے دونوں ماموبہت ظالم لگے جو انھیں الگ کرنے میں لگے تھے۔۔۔

لو اکیلی کیسے تینوں کزن اسکے ساتھ ہوں گے۔۔۔

ماموا سے وہاں میری ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اگر آپ کو پریشانی ہوتی ہے تو میں خود ہالے کو لے جایا کروں گا اور چھوڑ بھی دیا کروں گا۔۔۔۔

وہ ایک حل بتاتا ہے جس پہ دونوں بھائی خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھتے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہیں۔۔۔

چلو ایسا کرلو یہ بھی سہی ہے۔۔۔۔

انعام مومو ہامی بھرتے ہیں تو دونوں کی جان میں جان آتی ہے۔۔۔۔

حمزہ ہالے کو دوبارہ کھانا کھلانے لگ جاتا ہے۔۔

X♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥X

میرے ساتھ زبان چلائے گی شرم نہیں آتی یہ سکھایا ہے تیرے ماں باپ نے۔۔۔۔

وہ صوفے پہ گرگئی تھی اور مامی اسکی کمر پہ تھپڑ مارتی اسے ساتھ ساتھ سنا بھی رہی تھی ہالے کی ہچکیاں بندھی چکی تھی وہ کب سے مار کھا رہی تھی۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہالے کی بس اتنی غلطی تھی کہ مامی نے اسے فاطمہ اور رابعیہ کہ ساتھ صفائی کرنے کا کہا تھا جس پہ اس نے غصے سے "میں نہیں کرتی یہ سب خود کریں" کہ کے جواب دیا تھا جو مامی کو آگ لا گا گیا۔۔۔

ممانہ کریں وہ دیکھیں کتنا رو رہی ہے۔۔۔

رابعیہ کو اس پہ ترس آیا تھا۔۔مامی رابعیہ کو آنکھیں دیکھاتی ہے جس پہ چپ ہو جاتی ہے۔۔۔

میری بچیوں کی کبھی ہمت نہیں ہوئی مجھے جواب دینے کی اور یہ مجھ سے اونچی آواز میں بات کرئے گی۔۔۔

وہ ایک اور تھپڑ اس کمر پہ مارتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ۔۔ مما پاپا۔۔۔ہیں ن جانا ہے یہاں سے۔۔

وہ ہچکیوں سے روتی بولتی ہے جس پہ مامی کو اور غصہ آتا ہے وہ ایک اور تھپڑ لگاتی ہے۔۔۔۔

تو دیکھ تجھے کیسے میں سیدھا کرتی ہوں۔۔۔آئی بڑی نخرے ہی نہیں ختم ہو رہے۔۔۔۔چلی ہی جاتی ان کہ ساتھ ہم تو سکون میں آتے خود مر گئے ہمارے اوپر عزاب ڈال گئے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں آپ کو ماروں گی بڑے ہو کہ۔۔۔

وہ اپنا لال آنسوں سے تر چہرہ اٹھا کہ مامی کو دھمکاتی ہے جس پہ وہ غصے سے دوبارہ اسے مارتی ہے۔۔۔۔

مجھے مارے گی۔۔۔"وہ اسکا چہرہ تھپڑوں سے لال کر دیتی ہے۔۔۔۔

ہالے۔۔۔۔۔

گھر میں آتے حمزہ کی آواز پہ مامی ایک دم رک اسے دیکھتی ہے۔۔۔جو پریشان سا انھیں ہی دیکھ رہا تھا ہالے کہ سر اٹھا کہ دیکھنے پہ بھاگتا اسکے پاس صوفے پہ بیٹھاتا اسے اٹھاتا ہے۔۔۔

ہالے یہ۔۔۔۔مامی آپ نے ہالے کو مارا۔۔۔

وہ ہالے ی حالت دیکھتا ہے جو روتی ہچکیوں سے بول بھی نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔پھر بے یقینی سے اپنی مامی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

گھر میں ماموں کہ نہ ہونے کی وجہ سے وہ جو اتنے دن سے ہالے کی بد تمیزی برداشت کر رہی تھی آج اپنا غصہ نکال بیٹھی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہالے کھسک کہ حمزہ کہ پاس جاتی خود کو اسکی بازوں میں چھپاتی ہے۔۔۔

حمزہ یہ مامی اچھی نہیں ہیں۔۔۔انھوں نے مجھے مارا ہے بہت زیادہ۔۔۔ کہتی میں

مفت کی روٹی تورتی

وہ اس کے سینے میں منہ چھپاتی ہے حمزہ اسکی کمر سہلاتا ہے۔۔۔۔

اسکے حمزہ سے چپکنے پہ مامی ناگواری سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

حمزہ اس کہ پاس سے اٹھ۔۔۔ پیچھے ہو۔۔۔

مامی اسے ہالے کہ پاس سے اٹھاتی ہے۔۔۔لیکن وہ ہلتا نہیں دوبارہ ہالے کو اپنے

ساتھ لگاتا ہے۔۔۔۔

مامی اسے آپ نے مارا کیوں۔۔۔۔

وہ ضبط کرنے کہ باوجود سرخ آنکھوں سے سخت لہجے میں بولتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ تیرا معملہ نہیں ہے۔۔۔اٹھ جا یہاں سے۔۔۔اس کو دیکھ میں خود سیدھا کر لوں گی۔۔۔۔اسکی ماں نہیں ہوں جو اسکی بد تمیزی برداشت کروں۔۔۔۔سیدھا کرنا جانتی ہوں میں

وہ ہالے کو کھینچنے لگتی ہے جس پہ حمزہ زور سے انکا ہاتھ جھٹکتا ہے۔۔۔

بس مامی۔۔آپ کو اگر اسکی بد تمیزی برداشت نہیں ہے تو ٹھیک ہے وہ یہاں نہیں رہے گی۔۔۔۔چلو ہالے۔۔۔

حمزہ اسکے بال جو رونے سے منہ پہ چپک گئے تھے انھیں پیچھے کرتا اسے اٹھاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم کہاں لے کہ جاوگے اسے۔۔۔

انھیں کھڑا ہوتا دیکھ وہ غصے سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

جہاں بھی لے جاوں لیکن آپ کہ پاس نہیں آئے گی یہ اب۔۔۔چاچو اسکی

ذمے داری مجھے دے کہ گئے تھے۔۔۔۔

پہلے اسکے ماں باپ نے اسکی عادتیں بگاری ہیں اب تم بگار رہے ہو اسے سدھار و حمزہ

ورنہ یہ ایسے ہی سب کا جینا حرام کرے گی۔۔۔نخرے دیکھیں ہیں اس کہ اللہ کی

www.novelsclubb.com

مان۔۔۔

مامی اسے ہالے کہ خلاف پٹی پڑھانے کی کوشش کرتی ہیں۔۔

حمزہ اسے اپنے ساتھ لگاتا کھڑا ہوتا جو اسکے سینے سے بھی نیچے آرہی تھی۔۔۔۔

مامی میں اٹھالوں گا اسکے نخرے۔۔۔آپ کو فکر نہیں کرنی چاہیے۔۔۔۔آجاو ہالے

اب ہم یہاں نہیں رہیں گے۔۔۔۔

وہ۔اسے لیے دروازے کی طرف بھرتا ہے۔۔۔جب مامی کو اپنی شامت انعام ماموں سے ہوتی نظر آتی ہے غصے میں تو وہ ہاتھ اٹھا گئ تھی۔۔۔

رکو جا کہاں رہے ہو تم اسے لے کہ۔۔۔۔

وہ پوچھتی ہے لیکن حمزہ بنا کچھ بولے باہر نکل جاتا ہے پیچھے وہ انعام ماموں کو کال کرتی ہیں۔۔۔۔۔وہ۔اپنے غصے کو کیسے کنڑول کیے تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔ہالے کی حالت پہ اسکا دل پھٹنے لگا تھا۔۔اس نے وعدہ کیا تھا تو وہ ایسے خیال رکھ رہا تھا اگر وہ نہ آتا اور وہ مار کھاتی رہتی۔۔۔۔

یہ سوچ آتے وہ ہالے کو دیکھتا جو سہمی سی تھی۔۔۔اس معصوم کہ دماغ میں کیا کیا نہیں بھرا جا رہا تھا۔۔۔۔وہ باہر سے رکشہ لیتا اپنے ماں باپ کہ گھر چلا جاتا ہے اسے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نہیں رہنا تھا ان۔سب کہ ساتھ۔۔۔۔

X♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥XX♥‿♥X

یہ کیا حرکت ہے حمزہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔۔

وہ سامنے ہی صوفے پہ مجرم کی طرح بیٹھا تھا۔۔۔ماموں دونوں اس پہ برس کہ چپ ہو گئے تھے مامی تو حیرت سے اسکے تیور دیکھ رہی تھی۔۔۔۔لیکن وہ کچھ بول ہی نہیں رہا تھا۔۔۔ہالے اپنے روم میں سو رہی تھی۔۔۔۔

اب بول بھی دو یہ کیا حرکت ہے تم اسے سدھارنے کی جگہ اسکا ساتھ دے رہے ہو۔۔۔تم۔بھی جانتے ہو وہ کتنی ضدی ہے۔۔۔ایسے تو وہ اپنا نقصان کرئے گی اگر

www.novelsclubb.com

تم اسے اس بات پہ شے دو گے۔۔۔

نعمان ماموں کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا سر پھاڑ دیے۔۔۔ جو اسے لے آیا تھا ساتھ دونوں ماموں کہ گھر نہ جانے پہ باضد تھا۔۔۔۔

ہم۔ دونوں یہی رہ لیں گے۔۔۔ ایک کام والی رکھ لیں گے ہمارے کھانے کا کپڑے کا ہو جائے گا۔۔۔ آپ کہ ساتھ نہیں جائیں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی صرف بات نہ سننے پہ مامی نے اسے مارا ہے کل کو وہ اور کچھ کرے گی تو اور ماریں گے جو مجھے برداشت نہیں اور آپ اس سے کام کروا رہی تھی۔۔۔ میرے چاچو نے اسے ایسے نہیں رکھا تھا نہ ہی اسے مارا کبھی تو میں یہ برداشت بھی نہیں کروں گا کوئی اس پہ ہاتھ اٹھائے۔۔۔ چاہیے وہ ضدی ہے نخریلی ہے بات نہیں سنتی

یا بدتمیزی کرتی ہے۔۔۔۔وہ سب میں برداشت کر لوں گا۔۔۔اب آپ کہ پاس نہیں بھیجوں گا۔۔۔۔

وہ وہاں بیٹھا سب سے ہالے کہ۔لیے لڑ رہا تھا۔۔۔۔وہ اب نہیں جانے دے گا یہ تو طے تھا۔۔۔۔۔

وہ تو کوئی حور کی پڑی ہے نہ کہ محترما سے کام نہیں کروا۔۔

مامی غصے سے بولتی ہے لیکن انعام ماموں کی نظروں سے چپ کر جاتی ہیں۔۔۔

پھر تم کیا چاہتے ہو۔۔۔

یہ آواز کیف کی تھی جو ابھی اندر آتے اسکی بات سن چکے تھے۔۔۔۔اپنا کوٹ سیٹ کرتے وہ اندر آتے اسکے سامنے صوفے پہ بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔اسے آج اس میں

ابراہیم خان کہ جھلک نظر آئی تھی وہ بھی اپنی بات کے پکے تھے۔۔۔اور سامنے بیٹھا انکا بیٹا بھی۔۔۔۔دونوں ماموں بھی اسے دیکھ رہے تھے جواب حمزہ کہ روبرو تھا

میں یہی ہالے کہ ساتھ رہوں گا۔۔۔

کس حیثیت سے۔۔۔۔

کیف کی بات پہ حمزہ انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ میری کزن ہے۔۔۔۔

یہ کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔۔۔۔

کیف دوٹوک جواب دیتا ہے۔۔۔۔حمزہ کہ ماتھے پہ بل آتے ہیں۔۔۔۔

وہ میری بہن ہے۔۔۔

کیا تمھاری ماں نے اسے پیدا کیا ہے۔۔۔۔۔

حمزہ کی ناگواری بڑھتی ہے۔۔۔

نہیں لیکن۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں۔۔۔اگر وہ تمھاری سگی بہن بھی ہوتی تب بھی اسے تمھارے ساتھ ایک چھت کہ نیچے رہنے دیا جانا تھا ایک ساتھ نہیں۔۔۔اور جیسے کہ وہ تمھاری کزن ہے اس حساب سے ہمارا قانون ہمارا معاشرہ اور ہمارا اسلام اس بات کی بلکل اجازت نہیں دیتا کہ وہ تمھارے ساتھ ایک چھت کہ نیچھے تنہا رہے جب تم دونوں کہ پاس کسی برے کا ساتھ بھی نہیں۔۔۔تو تمھیں بلکل یہاں رہنے کی اجازے نہیں ہے۔۔۔۔

پھر اسے اپنے ساتھ رکھنے کہ لیے مجھے کیا کرنا ہو گا۔۔۔

ماموں مامی سب غصے سے اسے دیکھتے ہیں اور کیف ہنس پڑتا ہے۔۔۔۔

اسلامی لحاظ سے پوچھو تو محرم بنانا پڑے گا۔۔۔

کیف کی بات پہ دونوں مامی پہلو بدلتی ہیں اور ماموں کیف کو گھورتے ہیں۔۔۔۔ جیسے کہ رہے ہو "مطلب حد ہے"

ٹھیک ہے اسکا پروسس کیا ہوتا ہے۔۔۔

وہ کیف سے ایسے پوچھتا ہے جیسے وہ کوئی کالج میں ایڈمیشن کرنے کا پروسس پوچھ رہا ہو۔۔۔۔

دماغ خراب ہو گیا ہے کیا بچے کہ ذہین میں بات بھر رہے ہو۔۔۔

نعمان ماموں کا صبر ختم ہوتا ہے وہ کیف پہ برس جاتے ہیں۔۔۔

بچہ مجھے تو نہیں لگ رہا۔۔۔۔ خیر ویسے ہو تم بچے ہی۔۔۔

پہلی بات وہ نعمان کو کہتے پھر حمزہ کی طرف موڑتے ہیں۔۔۔۔

تمھین ابھی خود توجہ کی ضرورت ہے حمزہ ابھی تم ہالے کی ذمے داری نہیں اٹھا سکتے۔۔۔۔ہاں ان فیوچر تم ضرور یہ کر سکتے ہو۔۔۔۔

میں ابھی بھی یہ کر سکتا ہو۔۔۔۔اگر نہیں کر سکتا تو چاچو کبھی اسے میرے حوالے نہ کرتے۔۔۔وہ کہتے کہ اپنے ماموں مامی سے کہنا میری ہالے کا دیھان رکھے لیکن انھوں نے ایسا نہیں کہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن تمھاری پڑھائی ہے اس پہ توجہ دو پڑھو لکھو اس کہ بعد حالے کو بھی ساتھ رکھ لینا۔۔۔

انعام ماموا اپنی رائے دیتے ہیں۔۔۔

نہیں مجھے سمجھ نہیں آرہی یہ تم کس بات کی اتنی اکڑ دیکھا رہے ہو ابھی چھوٹے ہو۔۔۔ تمھارے بڑے ہم۔ موجود ہیں۔۔۔اس لیے فیصلہ ہمارا ہو گا۔۔۔

انعامّ ماموکی بیوی تڑک کہ بولتی ہے۔۔۔ حمزہ ناگواری سے انھیں دیکھتا ہے۔۔۔

بڑا پن تو میں دیکھ ہی چکا ہوں آپ کا ایک بچی کا نیچر آپ جانتے ہوئے اس پہ ہاتھ اٹھا چکی ہیں۔۔۔اس سے زیادہ کیا بڑا پن دیکھائیں گی۔۔۔

حمزہ۔۔

انعام اور نعمان دونوں اسے سختی سے ٹوکتے ہیں۔۔۔۔

سوری ماموں لیکن میں اور ہالے اب آپ دونوں کہ ساتھ نہیں رہیں گے۔۔۔ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔۔۔

حمزہ غصے سے بولتا ہے وہ ابھی 16 سال کا تھا قد اور جسامت سے وہ واقعی چھوٹا لگتا تھا لیکن اس وقت وہ گھر کا بڑا لگ رہا تھا۔۔۔ کیف غور سے اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم ان کہ ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔۔۔ مان لی تمھاری بات۔۔۔۔ لیکن

تم۔دونوں اکیلے یہاں نہیں رہ سکتے۔۔۔اس لیے تمھیں میری ایک بات ماننی ہو گی۔۔۔

وہ کیا۔۔۔۔

حمزہ کیف کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔۔۔

میری بیوی ہے زویا اسکا این جی او ہے جہاں بے سہارا بچوں کی ٹیک کیئر کی جاتی ہے۔۔۔ تم دونوں کو پھر وہاں رہنا ہو گا۔۔۔وہاں کوئی ہالے پہ ہاتھ نہیں اٹھائے گا۔۔۔بلکہ تم۔دونوں کا ہی خیال رکھا جائے گا۔۔۔۔تم 20 کہ ہوتے ہالے کو لے کہ یہاں آجانا اپنا محرم بنا کہ اور اپنا بزنس سمبھالنا تب تک وہ تمھارے ماموں سمبھالیں گے۔۔۔۔

وہ ہمارے ہوتے بے سہارا گھر کیوں جائیں گے۔۔۔

نعمان تو غصے سے پاگل ہونے والے تھے۔۔۔۔

تو آپ یہاں رہ لیں ہمارے ساتھ۔۔۔۔

حمزہ ایک حل بتاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاں یہاں رہ لیں تاکہ۔لوگ کہیں کہ۔ہم تو موقع کی تلاش میں تھے کب تمھارے ماں باپ مرے اور ہم۔ تمھارے گھر آئیں۔۔۔

نعماں تڑک کہ بولتے ہیں۔۔

حمزہ پہلو بدلتا نا گواری سے دیکھتا ہے۔۔۔۔

حمزہ

وہ سب ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ہالے کی آواز پہ حمزہ ایک دم پیچھے موڑتا ہے جو چلتی اس کہ پاس ہی آرہی ہوتی ہے وہ سب کو دیکھ گھبرا رہی تھی اسے لگ رہا تھا وہ دوبارہ اسے لینے آئے ہیں۔۔۔۔اپنے فیورٹ بھالو کو گود میں اٹھائے وہ حمزہ کہ پیچھے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔

حمزہ میں نہیں جاوں گی ان کہ ساتھ۔۔۔

ہالے رونے والا منہ بناتی جھک کہ حمزہ کہ کان میں سرگوشی کرتی ہے۔۔۔۔۔سب ہی اسکی حرکت دیکھتے ہیں۔۔۔۔حمزہ چہرہ پیچھے کرتے اسی کی طرح سرگوشی میں بولتا ہے۔۔۔

اور میں بھیج بھی نہیں رہا تمھیں ان کہ ساتھ۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

سچی نہ۔۔۔

ہالے پھر سرگوشی کرتی ہے اب کہ چہرے پہ مسکراہٹ تھی خوشی کی۔۔۔۔حمزہ اسکی خوشی پہ مسکراتا سر ہاں میں ہلا دیتا ہے۔۔۔۔۔

یہ تم دونوں کیا کھسر پھسر کر رہے ہو۔۔۔

انعام ماموں کہ بولنے پہ وہ سیدھا ہوتا ہے۔۔۔۔

ہالے کا بھی یہی فیصلہ ہے وہ بھی آپ لوگوں کہ ساتھ جانے کو تیار نہیں ہے۔۔۔تو ہم۔دونوں کیف انکل کہ بتائی جگہ ہی جائیں گے۔۔۔

وہ انعام ماموں کو کہتا کیف کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ٹھیک ہے۔۔۔میں کل سب سیٹ کر کہ تم دونوں کو لے جاوں گا۔۔۔آج کی رات تم۔دونوں اپنے ماموکہ طرف رہو۔۔۔۔

نہیں ہم۔یہی رہیں گے یہ تو ہمارا گھر ہے نہ۔۔۔۔

ہالے جلدی سے بولتی ہے۔۔۔وہ کسی صورت دوبارہ وہاں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔۔اسکی بات پہ نعمان اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش میں اٹھ جاتے ہیں۔۔۔اور اپنی بیوی کو پیچھے آنے کا کہ کے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔اشارہ صاف تھا اب ہمارا کوئی تعلق نہیں ان سب سے

انعام آپ ان کہ ساتھ رہے یہ میری ریکویسٹ سمجھ لیں آپ۔۔۔کل انھیں میں لے جاوں گا۔۔۔

کیف کھڑے ہوتے انعام ماموسے کہتے ہیں جس پہ وہ ایک نظر ہالے اور حمزہ کو دیکھ

رک جانے کہ لیے تیار ہوتے ہیں۔۔۔۔مامی غصے سے گھورتی رہ جاتی ہیں۔۔۔۔وہ اپنی دونوں بیٹیوں کو بھی وہاں ہی لے آتے ہیں۔۔۔۔۔

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com